اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْاَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ
لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَانَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

پ ۲۷۔ س ۵۷۔ ایت ۱۶

به عونِ صنّاعِ مکین ومکاں
وفضلِ خلّاقِ زمین وآسماں

(ترجمہ) کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے
دل جھک جائیں گئے اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو نازل ہوا

نوافل سے ہم غافل کیوں؟

مرتبہ

چودھری نور احمد مقبول ڈھڈی نقشبندی

مکتبہ حضرت کرمانوالہ
مقبول سٹریٹ افضال روڈ۔
سانده کلاں۔ لاہور

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ
پ ۲۷ - س ۵۷ - ایت ۱۶

بہ عونِ صنّاعِ مکین و مکاں
و فضلِ خلّاقِ زمین و آسماں

(ترجمہ) کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اُس حق کے لیے جو نازل ہُوا ٥

نوافل سے ہم غافل کیوں؟



مرتبہ

چوہدری نور احمد مقبول ڈھڈی (میرووالی) نقشبندی

مکتبہ حضرت کرمانوالہ۔ محلہ حیات گنج۔ مقبول سٹریٹ
افضال روڈ۔ سانده کلاں۔ لاہور

آئینہ ترتیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

نام کتابچہ	نوافل سے ہم غافل کیوں؟
مرتب	چوہدری نور احمد مقبول نقشبندی
ناشر	مکتبہ حضرت کرمانوالہ، افضال روڈ سانده کلاں لاہور
خوشنویس	محمد صدیق، معاون: محمد سعید نامدار
طباعت	لال اختر رشید پرنٹنگ پریس بالمقابل داتا دربار آنکھوں والا ہسپتال لاہور
اشاعت اول	1990ء (تعداد 1000)
اشاعت ہشتم	2002ء (تعداد 1000)
اشاعت نہم	شعبان المعظم 1427ھ بمطابق ستمبر 2006ء
ہدیہ	30/ روپے

ملنے کے پتے

1۔ مکتبہ حضرت کرمانوالہ، مقبول سٹریٹ، افضال روڈ، سانده کلاں لاہور۔

2۔ دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، کراچی۔ فون: 5376884

3۔ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ لاہور۔ فون: 7225605

4۔ مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور۔

5۔ اعجاز احمد نقشبندی گلزار پیپر مارٹ، A-1 حسن علی آفندی روڈ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

عرضِ حال

الحمد للہ کہ ایک علمی اور دیندار گھرانے میں آنکھ کھولی اور تربیت پائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم۔ نبی مکرم۔ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقتِ بے پایاں اور اپنے پیر و مرشد گنج کرم حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ نظر سے اس بندہ ناچیز کو ۱۹۶۴ء سے ۱۹۹۲ء تک اکثر اعتکاف کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ ایامِ اعتکاف کے دوران میں اکثر دوست احباب احقر سے متبرک راتوں اور بزرگ ساعتوں میں نوافل کا طریقہِ عبادت دریافت کرتے۔ دل میں جاگزیں رہا کہ نوافل کے متعلق ایک کتابچہ مرتب کروں۔ تاکہ بندگانِ خاص جو حق تعالیٰ کی عبادت کے لیے فارغ و مستعد ہوں۔ اپنے فارغ اوقات خالقِ کائنات کی بندگی میں گزاریں۔ مشغولِ عبادت رہ کر قربِ الٰہی حاصل کریں۔ چنانچہ توفیقِ ایزدی سے یہ کتابچہ "نوافل سے۔ ہم۔ غافل کیوں؟" قارئینِ کرام کے پیشِ خدمت ہے۔ تاکہ ہر کوئی اپنی اپنی استطاعت اور ذوق کے مطابق استفادہ کر سکے۔ گلہائے دلبہار تو ہر چمن میں ملتے ہیں۔ میں نے دل افروز اور مہکدار پھولوں کو ایک گلدستہ کی شکل میں پیش کیا ہے۔ تاکہ مشاقِ رنگ و بو اپنے مختصر اوقات میں ان کی مہک سے دل و دماغ کو معطر کر سکیں۔

اس کتابچہ کی ترتیب میں "رکن الدین"۔ "مدارج النبوت" "غنیۃ الطالبین"

"کیمیائے سعادت"، "کشف المحجوب" اور دیگر کتبِ نماز سے مدد لی گئی ہے۔ مجھے اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کا بخوبی علم ہے۔ مگر یہ ایک جذبہ تھا جس نے یہ اوراق مرتب کرنے کی ہمت دلائی۔ اہلِ علم حضرات سے گذارش ہے کہ اگر کہیں کوئی لغزش یا غلطی پائیں تو بندۂ ناچیز کو مطلع فرمائیں تاکہ طبع دوم میں تصحیح کرسکوں۔ ربّ العزت سے دعا ہے کہ امتِ محمدیہ کو شیطانی وساوس، اوہام اور شکوک سے محفوظ فرمائے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بندہ ناچیز
مقبول

ضروری ہدایات

جو کوئی نوافل پڑھنے کا شوق رکھے اُسے چاہیئے کہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل پیرا ہو۔ انشاء اللہ کامیابی حاصل ہوگی:۔

(i) پہلے فرض نمازوں کی حفاظت کرے ان کی ادائیگی میں سستی اور غفلت اختیار نہ کرے۔ ورنہ نوافل سے فائدہ نہ ہوگا۔ (ii) رزقِ حلال کھائے۔ لقمہ حرام سے بچے۔ (iii) والدین، عزیز و اقارب اور بندوں کے حقوق کا خیال رکھے۔ (iv) مخلوقِ خدا سے نیک برتاؤ کرے۔ (v) طریقہ عبادت، صحیح طہارت، وضو اور دیگر ضروری مسائل سے واقفیت حاصل کرے۔ (vi) تلاوت قرآن مجید کو لازم کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تحفۂ درود و سلام بھیجتا رہے۔ (vii) عبادت سے صرف رضائے الٰہی مقصود ہو۔ (viii) گنہگار ہے تو پہلے توبہ کرے۔ (ix) نفل کھڑے ہو کر پڑھے تو زیادہ

ثواب ہے۔ بیمار ہو یا ضعف ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے (x) نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے کہ اس طرح گھر کو فضیلت ملتی ہے۔ (xi) چار رکعت نوافل میں درمیانی قعدہ میں التحیات۔ درود اور دعا مکمل پڑھ کر کھڑا ہو۔ تیسری رکعت سبحانک اللّٰہ سے شروع کرے۔ (xii) نوافل میں استقامت اور مداومت ضروری ہے۔ عمل گرچہ تھوڑا ہو مگر ہمیشہ ہو۔ (xiii) وظائف میں کامیابی کے لیے پابندیٔ نماز، پرہیزگاری۔ صحتِ لفظی، اخلاقی پاکیزگی اور حضورِ قلب کو بڑا دخل ہے۔ (xiv) قبولیتِ دعا کے لیے اول و آخر درود شریف پڑھا جائے۔ (xv) مسواک کا استعمال وضو کے وقت رکھے کہ ستر گنا ثواب ہے۔ (xvi) ہم بمباری کے نقصانات سے بچاؤ کے لیے اہم مقامات کے اردگرد ریت کی بوریاں رکھتے ہیں۔ شیطان (جو انسان کا کھلا دشمن ہے) کے حملوں سے فرائض کے ثواب کو بچانے کے لیے نوافل کی بوریوں کا حصار اپنے گرد بنائیے۔ تاکہ آپ شیطان لعین کی دست برد سے محفوظ رہیں۔ (xvii) ہر نماز میں قیام۔ رکوع۔ سجدہ۔ قومہ، جلسہ اطمینان سے ادا کریں۔ تین تسبیح تو کم از کم ہے زیادہ کریں مگر نو دفعہ سے زائد نہیں۔

تنبیہ

(i) جاہل پیروں اور جاہل صوفیوں سے بچو۔ جو ظاہری نماز کی بجائے دل کی نماز کا خود ساختہ طریقہ بتاتے ہیں۔ خدا کے صریح حکم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف ہر دوسرا طریقۂ عبادت سراسر گمراہی اور نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ارشادِ الٰہی کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے لیے

واجب التعظیم نمونہ ہیں۔

(ii) بُری مجلس سے بچو۔ بالخصوص وہ مجلس جس میں مذہب، شعارِ اسلامی اور طریقۂ عبادت کی تضحیک کی جاتی ہو۔

(iii) بغض۔ حسد، خیانت، جھوٹ، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، تکبر، ریا، اور غیبت سے بچے۔ اور اخلاقِ فاضلہ پیدا کرے۔ آنکھ کو آزاد نہ رکھے کہ فتنہ و فساد کا موجب ہے۔

(iv) فرائض آشکارا پڑھے اور نوافل پوشیدہ۔ اِس لیے کہ ریا سے نجات پائیں۔ (کشف المحجوب)

(v) حدیث شریف میں پیشاب یا پاخانہ کی گندگی سے پاکی حاصل کرنے کی تاکید آئی ہے۔ پس چاہیئے کہ بیت الخلاء میں جانے سے پہلے انگوٹھی، تعویذ یا ایسی چیز جس پر کوئی متبرک نام یا کلامؔ لکھا ہو جسم سے الگ کرے۔ مسنونہ دعا پڑھ کر پہلے بایاں قدم اندر رکھے۔ جب باہر آئے تو پہلے دایاں پاؤں نکالے اور مسنونہ دُعا پڑھے۔ ننگے سر پاخانہ پیشاب کرنا۔ ایسی حالت میں کلمہ کلام پڑھنا یا باتیں کرنا، کھڑے ہو کر یا لیٹ کر بلا عذر پاخانہ پیشاب کرنا، اِس حالت میں قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنا۔ چاند، سُورج یا ہَوا کے رُخ کی جانب مُنہ کرنا اور آسمان کی طرف دیکھنا خلافِ اولیٰ ہے۔ ایسی جگہ پیشاب بیٹھنا جہاں سے پیشاب وغیرہ کے چھینٹے اُڑ کر اپنے اُوپر پڑیں مکرُوہ تحریمی ہے۔ کیونکہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے پر عذابِ قبر ہوتا ہے۔ (درِّ مختار۔ عالمگیری)

(vi) قبلہ کا احترام ضروری ہے۔ قبلہ کی طرف تھوکنا۔ پاؤں پسارنا۔ کُلی کرنا خلافِ ادب ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (ایت ٤٥ ۔ پ ۲۱ ۔ سورۃ ۲۹)

(ترجمہ) کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور پُرنور شافع یوم النشور سیّد المرسلین خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود لامحدود کے بعد ربِّ ذوا الجلال نے ہر شے کو انسان کے لیے بنایا اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ، پ ۲۷ ۔ ایت ٥٦ ۔ سورۃ الذٰریٰت ٥١

(ترجمہ) اور مَیں نے جنوّں اور انسانوں کو اِس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں یعنی ان دو تخلیقوں سے سوائے بندگی کے اور کوئی غرض اِن سے نہیں۔

نماز افضل عبادت اور جامع عبادات ہے۔ جو ہر فرد و بشر، عاقل، بالغ پر فرض ہے۔ ہم اللہ کے بندے ہیں۔ بندہ کا کام اطاعت اور بندگی ہے نہ کہ سرکشی۔ آقا اپنے اُس بندہ (غلام) کو محبوب رکھتا ہے جو اس کے حکم کے مطابق وقتِ مقررّہ پر اُس کے دربار میں حاضری دیتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔[1] کا یہی مطلب ہے۔ نماز میں نمازی کو اپنے خالق و مالکِ حقیقی سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو اور کسی عبادت سے حاصل نہیں ہوتا۔

[1] پ ٥ ۔ سورۃ النساء ۔ ایت ۱۰۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کبارؓ سے فرمایا "جانتے ہو بدنصیب کون ہے"۔ اصحاب عرض پیرا ہوئے۔ اللہ اور اللہ کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "بدنصیب بے نماز ہے"۔ تمام فرائض سے پہلے نماز فرض ہوئی۔ اور اس کا حساب روزِ قیامت سب سے پہلے ہوگا۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اوّلین پرسشِ نماز بود (شیخ سعدیؒ)

آج کے مشینی دور میں مسلمان دُنیاوی مشاغل کی کثرت سے پنج گانہ نماز کے مقاصد اور اس کی افادیت سے غافل ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں پنجگانہ نماز کی تاکید ساٹھ (۶۰) جگہ مذکور ہے۔ ہم نماز ادا کرتے بھی ہیں تو کاہلی اور بے توجہی سے۔ حضورِ قلب اور دل جمعی سے نہیں۔ خشوع اور خضوع تو دُور کی بات ہے۔ اِن کوتاہیوں کے باعث ہمیں نماز کا پُورا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہت سے نمازیوں کو اُن کی نماز سے صرف نصف تہائی۔ چوتھائی یا اس سے بھی کم ثواب ملتا ہے۔ اِس ارشادِ عالیہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اِس کمی کو دُور کرنے کے لیے فرضوں کے بعد سُنّتیں اور نفل پڑھنے کا حکم ہے۔ مگر ہم میں سے اکثر سنّتِ غیرمؤکدہ اور نفل پڑھتے ہی نہیں۔ بتائیے یہ کمی کیسے پُوری ہوگی۔ ترمذی کی ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اگر کسی کی فرض نماز میں کمی پائی جائے گی تو ارشادِ باری تعالےٰ ہوگا کہ دیکھو اس بندے کے نامۂ اعمال میں کچھ نفلیں بھی ہیں۔ تو ان سے فرضوں کی کمی پوری کر دی جائے۔ یہ

ربِ کریم کی اُمّتِ محمدیہ پر کس قدر ارزانی عنایت ہے کہ زر و جواہرات کے بدلہ میں سیپ و خزف قبول فرما کر اپنے محبوبِ پاک کے غلاموں کی بخشش کا سامان کر دیا۔ ؎

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لیے   قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے
(علامہ اقبال)

مگر اس رعایت سے فائدہ تو وہی اُٹھا سکے گا۔ جس کے دامنِ عمل میں نوافل کی پُونجی ہوگی۔ پس عاقل کو چاہیئے کہ چند روزہ دُنیاوی زندگی میں توشۂ آخرت کے لیے نوافل کا سرمایہ جمع کر لے۔ تاکہ روزِ حساب آسانی کی راہ نکل آئے اور رُسوا نہ ہونا پڑے۔

نوافل اولیاء اللہ کی نگاہ میں

گنج کرم غوثِ دوراں پیر و مرشدی حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاریؒ المعروف حضرت کرمانوالے ایک روز حاضرینِ مجلس سے نوافل کی اہمیت پر گفتگو فرما رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا حضور! آخر نفل ہی تو ہیں فرض تو نہیں۔ آپ نے فرمایا "بیٹیا! اگر نفل کی حیثیت صفر (۰) کے برابر ہی ہو اور صفر کو اکائی (۱) کی دائیں طرف لکھا جائے تو قیمت دس گنا ہو جائے گی۔ ربِ کریم چاہے تو اپنی رحمتِ واسعہ سے دس گنا سے بھی زیادہ ثواب عطا فرما دے۔ اسلوبِ بیان سے نفل کی اہمیت واضح ہو گئی۔

انسانی زندگی کا مقصدِ حقیقی خدا کی پہچان ہی نہیں بلکہ خدا تک پہنچنا ہے یعنی قربِ خداوندی۔ ربّ العزت وحدہٗ لاشریک نے حضرت آدم علیہ السلام

کو پیدا فرماکر جنت میں جگہ دی۔ یعنی انہیں اپنے قرب میں رکھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور لغزش معاف ہوئی تو ان کو پھر روحانی طور پر قربِ خداوندی حاصل ہوگیا۔ گویا انسان کی جان تقرب الی اللہ ہے۔ جس سے وہ اللہ کی رحمت کے قریب ہو جاتا ہے۔ اقوامِ قدیم قربِ خداوندی کے لیے انسانی قربانی تک پیش کرتی تھیں۔ مگر اسلام نے ایک نہایت ہی آسان طریقہ بتایا کہ جب بندہ پنجگانہ نماز کا پابند ہو جائے۔ تو پھر پنجگانہ نفل نماز کی ادائیگی میں مستعد رہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند کریم بندہ کے کسی عمل پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا کہ (نفل کی) دو رکعت جن کو بندہ ادا کرتا ہے۔ اور تحقیق بندہ کے سر پر بھلائی چھڑکی جاتی ہے۔ جب تک وہ اس نماز میں مشغول رہتا ہے۔ خدا کا بندہ خدا کا قرب حاصل کرنے میں جس قدر قرآن سے فائدہ اٹھاتا ہے اور کسی چیز سے نہیں۔ (احمد۔ ترمذی)

حدیث قدسی ہے۔ کہ جب میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب ڈھونڈتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اُس کو دوست رکھتا ہوں۔ پس جب میں اُس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ سُنتا ہے۔ میں اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ میں اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں ضرور اُسے پناہ دیتا ہوں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی

بندہ کو دوست بنا لیتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ فلاں شخص میرا محبوب ہے۔ جبرئیلِ امین اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبرئیلِ امین آسمان میں ندا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے۔ سب اُس کو محبوب رکھیں۔ تو آسمان والے اُس کو محبوب رکھتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اُس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ پارہ ۱۶ سورہ مریم۔ ایت ۹۶۔ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے خدا ان کی محبت مخلوقات کے دل میں پیدا کر دے گا۔

نہایت اہم اور خصوصی رعایت

سورۃ التین پارہ تیس کی ایت ۶ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین حضرات فرماتے ہیں کہ ضعفِ پیری کے باعث جو لوگ جوانی کے ایام کی مثلِ کثیر طاعتیں نہ بجا لا سکیں گے۔ اور ان کے اعمالِ صالحہ زمانہ پیری میں کم رہ جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے کرمِ عظیم اور فضلِ قدیم سے اُن لوگوں کو وہی درجہ دے گا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے [illegible]۔ اور اُن کے عمل اُتنے ہی لکھے جائیں گے۔ یہ اُمتِ محمدیہ پر کتنی رعایت ہے۔ اِس لیے عالمِ شباب اور قوت میں نیک اعمال کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور نوافل میں کثرت کرنی چاہیئے۔

حضرت امام شرف الدین محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ بردہ شریف میں

نوافل کی اہمیت اِسی طرح بیان کرتے ہیں۔ ؎

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً   وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

منظوم ترجمہ

اِک نفل کا بھی نہیں ہے زادِ راہِ آخرت ۔ جز نمازِ فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم

خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کوئی پریشانی ہوتی یا کسی تکلیف یا مصیبت کا سامنا ہوتا تو آپؐ روزمرہ کے عام نوافل کے علاوہ مزید نوافل کی کثرت فرماتے۔ حضراتِ خلفاء راشدین۔ عشرہ مبشرہ، صحابہ کبارؓ۔ ازواجِ مطہراتؓ، اہلِ بیت اطہارؓ، آئمہ دینؒ، اولیائے کرامؒ، مشائخ و علمائے عظام اور صالحینِ اُمت تمام کے تمام نوافل کے پابند رہے ہیں۔ پنجگانہ فرضوں کی طرح نوافل بھی پنجگانہ ہیں۔ بعض نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے اِن نفلوں کا پڑھنا دوسرے نفلوں سے بدرجہا بہتر ہے کہ تھوڑی سی محنت سے اجر و ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

توبہ کا طریقہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا کہ قبولیت توبہ کے لیے چھ چیزیں لازم ہیں:-

۱۔ اعتراف گناہ ۲۔ ندامت ۳۔ جن فرائض میں غفلت شعاری برتی ہو ان کو ادا کرے۔ ۴۔ جن کی حق تلفی کی ہو۔ اُن کا حق ادا کرے۔ اور جن کو ایذا دی ہو اُن سے معافی طلب کرے۔ ۵۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا اقرار کرے۔ ۶۔ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں اس طرح لگا دے جس طرح اسے پہلے معصیت میں لگا رکھا تھا۔

نیز دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر توبہ کرے۔ رونا نہ آئے تو رونی صورتؔ بنائے۔ اپنے کئے پر پچھتائے۔ بفضلِ خدا توبہ قبول ہوگی۔

گھر کو بابرکت رکھنے کا طریقہ

۱۔ غسل جب واجب ہو جائے۔ جلد از جلد طہارت حاصل کرے۔ غفلت شعاری سے کام نہ لے۔ ۲۔ جن برتنوں میں کھانا کھایا جائے رات میں ہی دھو کر رکھے جائیں۔ دھونے کا کام صبح تک اُٹھا نہ رکھا جائے۔ ۳۔ صبح قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔ پہلی نظر جو پڑے تو مصحف قرآنی پر ہی پڑے۔ ۴۔ گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہی جائے۔ اور پھر دُرود شریف پڑھا جائے۔ گھر والوں کو السّلام علیکم کہا جائے۔ اِس طرح گھر کا ماحول پُرسکون اور پُرامن رہے گا اور بیوی بچوں اور اہلِ خانہ سے تلخی پیدا نہ ہوگی۔

صورتِ محمدیؐ ۔ سیرتِ محمدیؐ مطلوب ہے۔

لہ تاریخی واقعہ ہے کہ شہنشاہ جہانگیر نے جب شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی کے حضور میں توبہ کی۔ تو سر پر سے تاج شاہی اتار کر ٹوپی پہن لی۔ رونی صورت بنائی۔ کیونکہ گریہ کی اُسے عادت نہ تھی۔ اور رونے کی صورت کبھی پیدا ہی نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ اُس کی توبہ قبول ہوئی۔

پنج گانہ نفلیں

تہجد۱ - اشراق۲ - چاشت۳ - زوال۴ - اوّابین۵ -

نمازِ تہجد

تعداد رکعت ۔ کم از کم دو - چار - آٹھ - زیادہ سے زیادہ بارہ

پڑھنے کا طریقہ

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سو جائے ۔ دو تہائی رات گزر جانے کے بعد نماز میں مشغول ہو - دو دو کی نیت سے پڑھے ۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد پانچ مرتبہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے ۔ بعد ختم نماز کم از کم پانچ صد دفعہ درودِ خضری[۶] پڑھے ۔ اگر یہ نماز کبھی رہ جائے تو صبح اشراق کے ساتھ ادا کرے ۔ بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد ایسے وقت میں ادا کرے کہ فراغت کے بعد ہی نمازِ فجر پڑھ سکے ۔ سونے کی ضرورت نہ رہے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نمازِ فجر سوتے میں رہ جائے ۔

نفل نمازوں میں اِس نماز کا ثواب زیادہ ہے ۔ بلکہ فرائض پنجگانہ کے بعد یہ نماز سب سے افضل ہے ۔ اِس نماز کے بغیر قربِ الٰہی کی اُمید نہ رکھے ۔ درجہ ولایت پر فائز ہونے کے لیے یہ نماز لابُد ضروری ہے ۔ تہجد کے وقت رب کریم آسمانِ دُنیا پر تجلّی خاص فرماتا ہے اور ندا آتی ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا جسے دیا جائے ۔ ہے کوئی حاجت مند جس کی حاجت روائی کی جائے ۔ جو لوگ رات کی عبادت کے لیے بستر چھوڑ دیتے ہیں ۔ وہ بغیر حساب و کتاب جنّت میں داخل کئے جائیں گے ۔ تہجد کے حکم میں عورتیں بھی

۶ صلّی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وّآلہٖ وسلّم اس سے لطیفہ قلب کھلتا ہے

شامل ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے ۔ جو رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی نمازِ تہجد کے لیے اُٹھائے ۔ بارہ رکعت پڑھنے والے اِس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں ۔ کہ پہلی رکعت میں ۱۲ دفعہ قل ہو اللہ ۔ دوسری میں ۱۱ دفعہ اِس طرح ایک کم کرتے جائیں ۔ آخری رکعت میں قل ہو اللہ ایک بار ۔ نمازِ تہجد پوری ہوئی ۔

نمازِ اشراق

نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد نماز کی جگہ سے نہ اُٹھے ۔ بلکہ اُس جگہ بیٹھ کر ذکر اذکار میں مشغول رہے ۔ دُنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے اور نہ کوئی دُنیا کا کام کرے ۔ جب آفتاب مکمل طور پر طلوع ہو جائے تو دو یا چار رکعت (ایک نیت سے) پڑھے ۔ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے ۔ نمازی شام تک مصائب سے محفوظ رہتا ہے ۔ ثواب کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس نمازی کے تمام گناہ معاف فرما کر فرماتا ہے کہ اے بندے اب تو از سرِ نو عمل کر ۔ اگر فجر کی نماز کے بعد گھر چلا گیا اور دُنیاوی کام کاج کے بعد یہ نماز ادا کی ۔ تو ثواب کم ہو جائے گا ۔ پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف آیۃ الکرسی تین بار سورۃ اخلاص سات بار ۔ دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف والشمس ۔ تیسری رکعت میں بعد الحمد شریف والسماء والطارق اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد شریف آیۃ الکرسی ایک بار ، سورۃ اخلاص تین بار ۔

انسان کے ۳۶۰ جوڑ ہیں نماز اشراق ادا کرنے سے ہر جوڑ (بند) کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے ۔

نمازِ چاشت

دو رکعت۔ چار چھ آٹھ افضل بارہ رکعت۔ جب دھوپ تیز ہو جائے تو یہ نماز ادا کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو رکعت چاشت پڑھنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا چار رکعتیں پڑھنے والے کا نام عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے۔ چھ رکعتیں ادا کرنے والے سے دن بھر کے تفکرات دُور کر دیئے جاتے ہیں۔ آٹھ رکعتیں ادا کرنے والے کو پرہیز گاروں میں لکھا جاتا ہے اور بارہ رکعتیں پڑھنے والے کے لیے جنّت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ یہ نماز افلاس دُور کرنے کے لیے مجرّبات میں سے ہے۔ حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی سرکار سرہند شریف اِس نماز کی بہت تاکید فرماتے ہیں۔ نماز میں بعد الحمد شریف جونسی سورت چاہے ملائے۔ دو دو کی نیّت سے پڑھے۔

صلوٰۃ الزّوال

زوال شروع ہونے پر چار رکعت ادا کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے چار رکعت (سوائے سنّتِ مؤکّدہ) ظہر سے پہلے ادا کیں اُس کے لیے جنّت میں گھر بنایا جائے گا۔

صلوٰۃ الاوّابین

نمازِ مغرب کے بعد کم از کم چھ رکعتیں ادا کرے۔ ایسے نمازی کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ دو دو کی نیّت سے پڑھے۔ بعد الحمد شریف جونسی سورۃ چاہے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فلق اور دوسری رکعت میں سورۃ والنّاس پڑھے

صلوٰۃ التسبیح

یہ ایک خاص نماز ہے جو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عبّاسؓ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا۔

کہ اگر ہو سکے تو ہر روز، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار۔ اگر یہ بھی نہ کر سکو تو ہر مہینہ میں ایک بار۔ اگر یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو زندگی میں ایک بار تو ضرور پڑھ لو۔ فرمایا اس سے تمہارے اگلے پچھلے۔ چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابو داؤد)

پڑھنے کا طریقہ

چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیّت کرے۔ زیرِ ناف ہاتھ باندھنے کے بعد اوّل رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ...... غَیْرُكَ تک پڑھے۔ پھر پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پڑھے۔ اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ۔ الحمد شریف۔ سورۃ پڑھ کر یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع میں جائے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کم از کم تین بار پڑھ کر یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد کھڑے ہو کر قومہ میں دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے۔ پھر سجدہ کرے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے پھر سجدہ کے بعد بیٹھ کر جلسہ[۱] میں دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے۔ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس دفعہ یہی کلمات پڑھے۔ دوسرے سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اس طرح پہلی رکعت ادا کرنے تک ۷۵ مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں گے۔ دُوسری رکعت میں کھڑے ہو کر سب سے پہلے یہی کلمات پندرہ مرتبہ پڑھے۔ پھر بسم اللہ۔ الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر دس دفعہ یہی کلمات پڑھے۔

۱؎ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع۔ سجدہ کر کے التحیّات کے لیے بیٹھ جائے۔ اس موقعہ پر یہ کلمات نہ پڑھے۔ قعدہ[1] میں التحیّات، دُرود شریف دُعا پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو۔ یہ رکعت اوّل رکعت کی طرح پڑھے۔ اور چوتھی رکعت دوسری رکعت کی طرح ادا کرے۔ اس طرح ان کلمات کی کل تعداد تین صد ہو جائے گی۔ (ترمذی عالمگیری)

تسبیحات میں کمی بیشی ہو تو سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھُول گیا تو دوسرے نزدیکی رکن میں وہ باقی تعداد پوری کرے۔ یعنی قیام میں بھُول گیا تو رکوع میں پوری کرے۔ قومہ اور جلسہ کی کمی سجدہ میں پوری کرے۔ اگر رکوع میں بھُول گیا تو قومہ کی بجائے سجدہ میں پڑھے۔ اگر کسی جگہ زیادہ پڑھا گیا تو قریبی رکن میں کمی کرے۔ ہر رکعت میں جونسی سورت چاہے پڑھے۔ البتہ سورۃ التکاثر، والعصر، کافرون اور اخلاص کا پڑھنا افضل ہے۔ یہ نماز اوقاتِ ممنوعہ کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ البتہ زوال کے بعد ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔

دیگر نوافل

تحیّۃُ الوضو
جب بھی وضو کیا جائے۔ اعضاء خشک ہونے سے پہلے پہلے دو رکعت نفل دل لگا کر پڑھے۔ (مکروہ اوقات کے علاوہ) گذشتہ گناہ معاف اور جنّت واجب ہو جاتی ہے۔

[1] دو رکعت کے بعد التحیّات کے لیے بیٹھنا۔

پہلی رکعت میں بعد الحمد سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے۔

تحیّۃُ المسجد
جب کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرے۔ اِس سے مسجد کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ یہ نماز مسجد کی تعظیم کے لیے ہے۔ مسجد اللہ کے حضور ایسے نمازی کی سفارش کرے گی۔ ہر دو رکعت میں جونسی سورۃ چاہے پڑھے۔ اگر مسجد میں آتے ہی کوئی اور نماز فرض یا سنّت پڑھی جائے تو وہی نماز تحیّۃُ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔

قبر میں آسانی کے لیے
جمُعہ کی رات دو رکعت ادا کرے۔ بعد الحمد شریف ہر رکعت میں سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پندرہ دفعہ پڑھے اور دُعا مانگے۔

روشنی قبر کے لیے
عاشورہ کی رات (نویں اور دسویں محرّم کی درمیانی رات) بعد نماز عشاء دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف تین تین بار سُورۃ قل ہُوَ اللہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اِس کی قبر کو قیامت تک روشن رکھے گا۔

منکیرین سے بیخوف کرنے والی نماز
جمعہ کی رات دو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد سلام دُعا مانگے۔

حفظِ ایمان کے لیے
بعد نماز مغرب دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف سورۃ اخلاص

سات مرتبہ اور سورۃ فلق ایک بار۔ دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف سورۃ اخلاص سات مرتبہ اور سورۃ والناس ایک مرتبہ۔ نماز کے بعد سجدہ میں جاکر یہ دُعا پڑھے :۔ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ ۔

(اے زندہ رکھنے والے اے قائم رکھنے والے مجھے ایمان پر قائم رکھ۔

تنگیٔ معاش سے نجات کیلیے

(۱) ایک ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔ جب چاہے باوضو پڑھے۔ (۲) بعد نماز ظہر سورۃ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ اکیالیس بار (۳) حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ پانچ صد مرتبہ باوضو جب چاہے پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز قرضے سے نجات ملے گی اور رزق میں فراخی ہوگی۔

نمازِ حاجت (ہر جائز حاجت کیلیے)

(۱) مکروہ اوقات کے علاوہ جب چاہے چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ آیۃ الکرسی تین بار۔ دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص ایک بار۔ تیسری رکعت میں سورۃ فلق ایک بار۔ اور چوتھی رکعت میں سورۃ والناس ایک بار۔ پھر حاجت طلب کرے۔

(۲) اچھی طرح وضو کرے۔ مکروہ اوقات کے علاوہ جب چاہے دو رکعت پڑھے۔ الحمد شریف کے بعد جونسی سورۃ چاہے پڑھے۔ سلام کے بعد یہ دعا خلوص دل سے پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ

تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ مُشَفِّعْہُ فِیَّ ۔ (حاجتی ھٰذہٖ پر اپنی حاجت ذہن میں رکھے۔

(۳) حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا کسی بندہ سے ہو تو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے۔ دو رکعت نفل پڑھے۔ پھر بعد سلام اللہ تعالیٰ کی حمد (سورۃ فاتحہ) اور درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

(کوئی معبود نہیں سوائے اللہ بردبار، کرم کرنے والے کے۔ پاک ہے اللہ عرشِ عظیم کا پروردگار۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اُن کاموں کا جو تیری رحمت اور بخشش کا موجب ہیں اور فائدہ کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے۔ نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ بغیر بخشے اور کوئی غم بغیر دور کیے اور کوئی حاجت اپنی پسندیدہ بغیر پوری کیے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان) (مشکوٰۃ)

گالی دینا فسق ہے۔ وعدہ خلافی منافقت کی نشانی ہے۔
بدنظری شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ ان سے بچو۔

(۱۷) برائے رفعِ حاجت و ردِّ غائب و شفاءِ مریض

(از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

فجر کی سُنّت اور فرض کے درمیان سورۂ فاتحہ[1] کو اکتالیس بار پڑھ کر دُعا مانگا کرے، اِنشاءاللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ (شرعی علاج)

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ نے کہ رفعِ حاجت کے لیے پیر کی رات چار رکعت نفل پڑھے۔ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف قل ہو اللہ دس بار، دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف قل ہو اللہ بیس بار، تیسری رکعت میں بعد الحمد شریف قل ہو اللہ تیس بار۔ چوتھی رکعت میں بعد الحمد شریف قل ہو اللہ چالیس بار۔ پھر بعد سلام سورۂ اخلاص، استغفار۔ دُرود شریف پچھتر، پچھتر مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے۔ پس حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اُس کی حاجت پوری کرے۔

(۷۱) صلوٰۃُ الحاجت غوثیہ

(ا) بعد نماز مغرب یا عشاء دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ بعد سلام گیارہ بار دُرود شریف پڑھ کر اِس کا ثواب حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رُوح مبارک کو پہنچائے اور پھر کہے۔

۱؎ بعض کتب میں آیا ہے کہ الحمد شریف سے پہلے بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کی م الحمد کی ل سے ملا کر پڑھے۔ یعنی الرحیم الحمد پڑھے تو زیادہ مؤثر ہے۔

یَا مُغِیثُ اَغِثْنِیْ وَ یَا مُمِدُّ اَمْدِدْنِیْ۔

الٰہی بحرمتِ و عزتِ حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میرا فلاں کام ہو جائے۔ (یعنی اپنی مقصد براری کے لیے دُعا کرے)

(ب) بعد نمازِ عشاء دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف گیارہ مرتبہ قُل ہو اللہ پڑھے۔ سلام کے بعد گیارہ بار صلوٰۃ و سلام پڑھ کر بغداد شریف کی طرف رُخ کر کے گیارہ قدم چلے ہر قدم پر غوثِ پاکؒ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے حاجت براری کے لیے دُعا کی جائے۔ (پہلے دایاں قدم اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے) انشاء اللہ دُعا قبول ہوگی۔

(۷ii) عاشورہ کے دن یعنی ۱۰ محرم الحرام مکروہ اوقات کے علاوہ چھ رکعت دُو دُو کی نیّت سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف سورۃ والشمس دوسری میں انا انزلنا تیسری میں اذا زلزلت الارض۔ چوتھی میں قل ہو اللہ پانچویں میں فلق اور چھٹی میں والناس پڑھے۔ بعد نماز سجدہ میں جا کر سورۃ قل یا ایہا الکافرون ایک بار پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ مقصود حاصل ہو گا۔

۷iii۔ لڑکی کے رشتہ کے لیے دُعا

باوضو ہو کر کسی وقت پڑھے یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ۔ واسطہ دیں اماں حوا۔ بی بی مریم۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا کا۔ پھر پڑھیں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ بِاسْمِکَ وَدُوْدُ۔ کم از کم گیارہ مرتبہ پڑھے۔ وظیفہ جاری رکھے جب تک مقصد حاصل نہ ہو۔

نفلی روزہ

(۱) محرم الحرام کی ۹-۱۰-۱۱ تاریخ یا کم از کم دو دن ۹-۱۰ یا ۱۰-۱۱ تاریخ کو (۲) ماہ رجب میں یکم۔ پندرہ اور آخری تین تاریخیں۔ (۳) ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ۔ (۴) ماہِ شوال کی دو تاریخ سے سات تاریخ تک (۵) ذیقعدہ میں کسی پیر کے دن۔ (۶) ماہ ذوالحجہ میں یکم سے آٹھ تاریخ تک روزے رکھنے کا بہت ثواب ہے۔ (۷) جو کوئی ہر قمری مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھے اُسے اتنا ثواب ہے۔ جیسے اُس نے سال بھر کے روزے رکھے۔ ماہِ شعبان میں نفلی روزے زیادہ رکھیے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بعد ماہِ رمضان کے شعبان کے مہینے سے زیادہ تر روزے نہیں رکھتے تھے۔

شب بیداری

اِن راتوں میں شب بیداری ضروری ہے۔ (۱) ۱۲ ربیع الاول یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات (۲) شبِ معراج (۳) شب برآت ۱۵ شعبان (۴) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتیں (۵) ماہ شوال کی شبِ اول یعنی عیدالفطر کی رات۔ (۶) ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں۔

جس طرح چار برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ختم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چار برگزیدہ کتب سماوی ہیں۔ زبور۔ تورات۔ انجیل اور قرآن مجید۔ چار برگزیدہ فرشتے ہیں۔ جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل علیہم السلام۔ چار برگزیدہ صحابہ کبار ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمانِ غنیؓ

حضرت علی المرتضیٰؓ۔ چار بزرگ مساجد ہیں۔ مسجد طور سینا۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسجد حرام۔ چار سلاسل روحانی ہیں۔ نقشبندیہ۔ قادریہ سہروردیہ۔ چشتیہ۔ چار امام شریعت ہیں۔ ابوحنیفہؒ۔ مالکؒ۔ شافعیؒ۔ احمد بن حنبلؒ۔ چار بزرگ مہینے ہیں۔ محرم الحرام۔ رجب۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ اسی طرح اِن بزرگ راتوں میں چار راتیں افضل ہیں۔ شبِ ولادتِ نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم۔ شبِ معراج۔ شب برآت۔ لیلۃ القدر۔ اِن راتوں کو نوافل اور ذکر و اذکار سے آباد رکھیں۔

شب عید میلاد النبیؐ

بعد نماز عشاء درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ دُوسرا دُرود شریف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ ہر دُو دُرود شریف جتنا زیادہ پڑھے بہتر ہے۔

ستائیسویں شب

شبِ معراج میں چھ رکعت دو دو کی نیت سے پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ اخلاص سات مرتبہ پڑھے۔ ستر ہزار گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور ہر رکعت کے بدلے ستائیس برس کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

شبِ برآت

۱۵ شعبان کی شب کی بہت بزرگی ہے کہ اس میں رحمت کے فرشتے اُترتے ہیں۔ جو کوئی عبادت کرتا ہے۔ رحمت الٰہی اُس پر نازل ہوتی ہے۔ چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں

پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور دن کو روزہ رکھے تو معاف کرے گا اللہ تعالیٰ گنا
اس کے پچاس برس کے۔ (ii) اس شب عبادت کی نیت سے غسل کرے۔ پھر
نفل تحیۃ الوضو پڑھے۔ الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار۔ سورۃ اخلاص تین با
پڑھے۔ مغرب کے وقت ہی سے عبادت میں مشغول ہو جائے تا کہ نامۂ اعمال کی
ابتداء اچھے کاموں سے ہو۔

خاص نماز: آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ
پڑھ کر سلام پھیرے۔ اس کا ثواب روحِ پُرفتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو بخشے اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جنت
میں ہرگز قدم نہ رکھوں گی جب تک اس نمازی کی شفاعت نہ کرالوں گی۔

لیلۃ القدر: رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس رات کی
تلاش کی جاتی ہے۔ عام طور پر 27 رمضان کی شب لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔ اس ایک
رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس رات جو شب بیداری کرتا
ہے۔ فرشتے اُس سے مصافحہ کرتے ہیں اور نمازی پر رقت طاری ہوتی ہے۔ اس شب
تین قسم کی عبادت کا ذکر ہے۔ (ا) چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد
اور انبیاء علیہم السلام کی عبادت کا۔ (iii) جو کوئی اس رات چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر
رکعت میں بعد الحمد شریف انا انزلنا تین بار۔ قل ھو اللہ پچاس بار اور بعد نماز سجدہ میں جا
کر ایک بار کہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔
بعد اس کے جو دُعا مانگے قبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اِس کو بے انتہا نعمت دے گا۔
اور کُل گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اِس رات یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ ہ

ساعتِ سعید جو اُمّتِ محمدیہ کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں

جمعہ کے دن ایک ایسی مبارک ساعت بزرگ وعزیز ہے کہ حدیث شریف
میں آیا ہے کہ جو حاجت اِس ساعت سعید کے دوران طلب کی جائے وہ
پوری ہوگی۔ اِس میں اختلاف ہے کہ وہ ساعت سعید کب ہے۔ مدارج نبوت
میں ہے کہ اِس ساعت بزرگ کے متعلق دو قول ہیں۔ اوّل یہ کہ یہ گھڑی امام کے
خطبہ کے لیے نکلنے کے وقت سے (یعنی ساعتِ خطبہ کے شروع سے) نمازِ جمعہ
کے فارغ ہونے تک پر محیط ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ روزِ جمعہ کی آخری گھڑی
ہے۔ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اسی جانب ہیں۔ علماء
کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک خادم مقرر کر رکھا تھا کہ اِس آخری گھڑی کی خبر دے۔

تشریح: پہلے قول کے مطابق دورانِ خطبہ دُعا اپنے دل میں مانگے کیونکہ
خطبہ میں سکوت کا حکم ہے۔ (رکن الدین)
دوسرے قول کے مطابق یہ ساعت عصر سے شام تک ہے۔ (رکن الدین)

شیطان سے پناہ اور فراخئ رزق کے لیے دُعا

حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک شیطان
سے بچنے کے لیے پناہ ہے۔ اور یہ دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ

یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ کہا گیا ہے جو اس دُعا پر مداومت کرے اِس کو خزانۂ غیب سے رزق ملے گا اور وہ لوگوں سے بے نیاز رہے گا۔

نمازِ استخارہ

جب کوئی اہم کام کرنے کا ارادہ ہو یا کوئی مشکل پیش آئے اور اُس کے کرنے یا نہ کرنے میں تردّد ہو تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا یعنی استخارہ نہ کرنا کم نصیبی ہے۔ کہیں شادی کرنا ہو یا سفر درپیش ہو تو استخارہ ضرور کرے۔

طریقہ:۔ وضو کرے۔ دو رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ کافرون ایک بار۔ دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص ایک بار پڑھے۔ بعد نماز یہ دُعا خوب دل لگا کر ایک بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَ اخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اخْتِیَارِیْ۔ (ترجمہ: اے اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے اور نہ سونپ مجھ کو میرے اختیار کی طرف) دُعا کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ رُخ باوضو سو جائے۔ جب اُٹھے اُس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اور اُسے اختیار کرے۔ اگر پہلی رات کچھ معلوم نہ ہو تو پھر دُوسری رات ایسا کرے۔ سات رات تک ایسا کرے۔ انشاء اللہ کام کی اچھائی بُرائی معلوم ہو جائے گی۔ عباداتِ اچھیہ میں استخارہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اُن کا خیر اور بہتر ہونا یقینی ہے۔ مثلاً حج کے

لیے جاؤں یا نہ جاؤں۔ البتہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں کہ نہ جاؤں۔ استخارہ سے تردّد دُور کرنا مقصود ہوتا ہے۔ نمازِ استخارہ حاجت آئندہ کے لیے ہوتی ہے اور نمازِ حاجت موجودہ حاجت کے لیے۔ یہ فرق سمجھنا چاہیئے۔

صلوٰۃ عُتقا

یہ خاص نماز ہے۔ ماہِ شوال میں کسی رات یا کسی دن آٹھ رکعت نماز دو دو کی نیّت سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف پندرہ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستّر بار سبحان اللہ۔ ستّر بار دُرود شریف پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اِس نماز کے پڑھنے والے کو بخش دے گا۔ دل میں حکمت کے چشمے جاری فرما دے گا۔ زبان کو شیریں بنا دے گا۔ دُنیا کے امراض اور اُن کا علاج بتا دے گا۔ قرض دار ہے تو قرض ادا ہو جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

صدقات وخیرات

مُسافروں کی خدمت، بھوکوں کی خبرداری سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ صدقہ خیرات ضرور کرنا چاہیئے۔

ذکر اذکار

اگر نماز روزہ کا پابند ہو کر لقمہ حلال کھا کر باوضو قبلہ رُو بیٹھ کر ہر روز... ۵ مرتبہ اللہ اسمِ ذات کا وِرد کرے گا تو تھوڑے ہی عرصہ میں صاحبِ کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔ عبادت میں مزہ پائے گا۔ مقرّبین بارگاہ خداوندی میں داخل ہو گا۔ کوئی فراغت کا وقت مقرر کر لے اور اس پر مداومت اختیار کرے۔

> والدین کی نافرمانی۔ جھوٹی قسم کھانا۔ جھوٹی گواہی دینا بڑے گناہ ہیں۔

زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

ہر ایک مسلمان کی آرزو ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے کہ وہ اِس دُنیا میں حالتِ خواب میں ہی سہی اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا سے مشرّف ہو۔ چند وظائف درج کیے جاتے ہیں جو اِس مقصد کے لیے نفع بخش ہیں۔

۱۔ جب ربیع الاوّل کا چاند نظر آئے اُس رات بعد نمازِ عشاء سولہ ۱۶ نفل دو دو کی نیّت سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورۃ اخلاص تین بار پڑھے۔ جب اِن نوافل سے فارغ ہو تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بارہ دن پڑھے۔ ہر رات باوضو دائیں کروٹ سوجائے۔ انشاء اللہ خواب میں زیارت نصیب ہوگی۔

۲۔ جو شخص اِس درود شریف کو باوضو ہمیشہ کم از کم ۳۱۳ دفعہ ہر روز پڑھتا رہے گا۔ انشاء اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرّف ہو گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

۳۔ جو شخص ہر جمعہ کے دن یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا اور پانچ جمعے تک پڑھے انشاء اللہ مقصد حاصل ہو گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

۴۔ جمعہ کی شب دو رکعت نفل پڑھے۔ بعد سورۃ فاتحہ آیۃ الکرسی گیارہ دفعہ اور سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ ہر رکعت میں پڑھے۔ سلام کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔ کم از کم تین جمعے یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرّف ہوگا۔

۵۔ جمعہ کی شب دو رکعت نفل اِس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس ۲۵ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ یہ عمل پانچ جمعے تک کرنا چاہیئے۔

۶۔ جمعہ کی شب دو رکعت نفل اِس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف آیۃ الکرسی ایک بار۔ سورۃ اخلاص پندرہ دفعہ۔ بعد سلام ایک ہزار دفعہ یہ درود شریف پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

۷۔ ماہ رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کی شب غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگائے۔ پھر بارہ رکعت نفل دو دو کی نیّت سے دل لگا کر پڑھے۔ الحمد شریف کے بعد جونسی سورۃ چاہے ملائے۔ بعد ختم نماز سورۃ مزمّل ایک بار اور درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو ایصالِ ثواب کرے۔ دائیں کروٹ سوجائے۔ انشاء اللہ جمالِ جہاں آرا سے مشرّف ہوگا۔

(۸) مغرب کی نماز کے بعد عشاء تک بغیر کسی سے بات کیے۔ کھڑے ہو کر حضو
قلب اور پُوری توجّہ سے چار رکعت نماز نفل ادا کرے۔ ہر دو رکعت پر سلا
پھیر دے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص سات بار پڑھے
پھر نمازِ عشاء باجماعت ادا کرے۔ کسی سے بات کیے بغیر وتر گھر آکر ادا کر
سونے سے قبل دو رکعت اور پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص
سات بار پڑھے۔ بعد سلام سجدہ کرے۔ سجدہ میں سات بار استغفار۔ س
مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم۔ پڑھے۔ پھر سجد
سے سر اُٹھا کر اچھی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھے
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِ
يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَه وَرَحِيْمَهُمَا يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ۔ پھر کھڑ
ہو کر قیام میں یہی دُعا پڑھے۔ جو سجدہ میں پڑھی تھی۔ پھر سجدہ میں جائے اور
یہی دُعا مانگے۔ اِس کے بعد سر اُٹھا کر قبلہ رُو ہو کر درُود شریف پڑھتے
ہوئے لیٹ جائے۔ درُود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائے یہاں تک کہ
نیند آجائے۔ (غنیۃ الطالبین)

زیارتِ نبی پاک صاحبِ لولاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے لازم ہے کہ غسل
کرکے دُھلے کپڑے پہن کر خوشبُو لگا کر پاک صاف جگہ پر نفلیں اور دُرود شریف
باوضو پڑھے۔ اگر مقرّرہ وقت میں زیارت سے مشرّف نہ ہو تو سمجھے کہ ابھی طا
اِس کا اہل نہیں۔ مگر عمل جاری رکھے۔ حضوُر نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کریم ہیں

مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ رحمت للعالمین سے مقصود کی اُمید رکھے۔

درُودِ کامیابی

ہر قسم کی رحمت اور کامیابی کے لیے:۔
یہ دُرود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔ یقیناً کامیابی
حاصل ہوگی۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه۔

قرآنِ پاک

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔
(سورۃ مزّمّل ایت ۲۰)

ترجمہ:۔ جتنا آسانی سے ہوسکے اُتنا قرآن پڑھ لیا کرو۔ حضورِ پُرنور صلّی اللہ
علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے
جیسی کہ خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر (ترمذی) قرآن پڑھنا گویا پروردگار
سے گفتگو کرنا ہے۔ کلام پاک کو بلا وضو چھُونا ناجائز ہے۔ محض کتاب نہ سمجھا جائے۔
بلکہ علم و معرفت کی مقدس کتاب جو پڑھنے کے لیے اور عمل کرنے کے لیے رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اُن کے ربّ کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی۔ قرآنِ حکیم
ایک جامع دستورِ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے۔ دُنیاوی
کاروبار میں مشغول ہونے سے پہلے پہلی نظر قرآن کے اوراق پر پڑھے تو خیر و برکت ہوگی۔
مختصراً نماز جنّت کی کنجی ہے اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلّی اللہ علیہ وسلّم کی
آنکھوں کی ٹھنڈک۔ لہٰذا عاقل کو چاہیئے کہ ابدی گھر کے لیے یہ چابی حاصل کرے اور
حضورِ پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی چشمانِ مبارک کی ٹھنڈک کا سامان پیدا کرکے
سرخروئی حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ امین ثم امین
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّم۔

عورتوں کی نماز

عورتیں تکبیرِ تحریمہ کے وقت دوپٹہ وغیرہ سے ہاتھ باہر نکالے بغیر کندھوں تک ہاتھ اُٹھائیں۔ تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے سینہ پر دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دیں۔ رکوع میں صرف اس قدر جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور ہاتھ پر سہارا نہ دیں۔ رکوع میں انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھیں۔ گھٹنوں کو جھکائیں۔ حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے ملی ہوئی ہوں۔ دونوں پاؤں کے ٹخنے بالکل ملا دیں۔ سجدہ کی حالت میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے ملے ہوئے ہوں۔ ہاتھوں کی انگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں۔ اور بازو زمین پر بچھا دیں۔ سجدہ میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں۔ پاؤں کھڑے نہ کریں۔ بلکہ دائیں طرف کو نکال کر رکھیں۔ خوب سمٹ اور دب کر سجدہ کریں۔ جلسہ[1] اور قعدہ[2] میں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھیں۔ بائیں حصہ کے بل بیٹھیں۔ دونوں پاؤں دائیں طرف اس طرح نکالیں کہ دائیں ران بائیں ران پر آجائے۔ اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھیں۔ انگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں۔

عورتوں کو نماز پڑھتے وقت ایسا باریک کپڑا نہ پہننا چاہیئے جس میں بدن

۱؎ دو سجدوں میں بیٹھنے کو کہتے ہیں۔

۲؎ دو رکعت ادا کر کے التحیات پر بیٹھنے کو کہتے ہیں۔

جھلکتا ہو۔ یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔ اِس طرح نماز نہیں ہوتی۔ اگر سر کے بال کھلے چھوڑ دیں یا بازو کھلے رکھیں۔ تب بھی نماز نہیں ہوتی۔ ایّامِ ماہواری میں نماز بالکل معاف ہے۔ مگر روزہ کی قضا ہے۔ پاک ہونے کے بعد روزہ کی قضا رکھے۔ عورتیں اکثر نماز سے لاپرواہی برتتی ہیں۔ حالانکہ نماز گزار عورت کا گھر بابرکت رہتا ہے۔ اُخروی زندگی جو ختم ہونے والی نہیں کا فکر ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مقصود ہو قُربِ الٰہی
پھر نوافل سے کوتاہی

درجاتِ نماز

- اوّل — تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ
- دوم — باجماعت روزانہ
- سوم — ادا نماز روزانہ
- چہارم — قضا سمیت پنجگانہ
- پنجم — متفرق غیر پنجگانہ
- ششم — جمعہ کی نماز ہفتہ وار
- ہفتم — صرف عیدین کی سالانہ

مُخلصانہ مشورہ

ہر مسلمان کو اپنا درجہ نماز بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور حصُولِ مقصد کے لیے خداوندِ قدوس سے دُعا کرنی چاہیئے کیونکہ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(بشکریہ نماز کی کتاب از اکرام الحق صاحب)

نماز کب حقیقی نماز بن سکتی ہے

نماز پڑھنے سے پہلے تین باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) وضو کامل کا اہتمام (۲) قرأت کی صحت کے ساتھ نماز کے تمام فرائض واجبات۔ سنن۔ مستحبات اور آداب کو باقاعدگی سے ادا کرنا (۳) نماز کی رُوح (اخلاص۔ حضور قلب) کا خیال رکھنا۔ یعنی جو کچھ زبان سے کہے اور اعضاء سے انجام دے۔ اُس کا مفہوم سمجھنا۔ اور دل سے بھی اُس کا اعتراف اور اقرار کرنا۔

مذہب حنفیہ کے مُطابق نماز کی ادائیگی کا صحیح طریقہ

جب نمازی نماز شروع کرنا چاہے پہلے قبلہ رُخ کھڑا ہو۔ دونوں قدموں کے درمیان چار انگشت سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ پھر دل سے نیّت کرے۔ مطابق نیّت زبان سے بھی کہے۔ نیّت کرتا ہوں میں ...[1]... رکعت ...[2]... کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مُنہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اِس طرح اُٹھائے کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ انگلیاں جُدا جُدا اپنے حال پر ہوں۔ انگوٹھے کانوں کی لَو کے مُقابل ہوں۔ اِس وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ کر فوراً دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر

[1] دو۔ تین۔ چار — [2] فرض۔ واجب۔ سُنّت یا نفل

رکھ کر انگوٹھے اور چھنگلی انگلی سے پہنچے تک حلقہ کرے۔ تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی کے اُوپر رکھے۔ کلائی کے اُوپر کلائی ہو۔ قیام میں اِس طرح کھڑا ہو کہ اگر ہاتھ چھوڑے جائیں تو گھٹنے تک نہ پہنچیں۔ ٹانگیں جُھکی ہوئی نہ ہوں۔ نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ ایک ٹانگ پر زور ڈال کر نہ کھڑا ہو۔ قیام اور قومہ میں بالکل ساکن کھڑا ہو (ہلنا مکروہ تحریمی ہے) تکبیر تحریمہ (پہلی تکبیر) کے بعد نمازی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن ۝ پڑھے۔ پھر کوئی سورۃ ملائے۔ پھر رکوع کرے۔ یعنی تکبیر اللہ اکبر کہتے ہوئے جُھکے۔ رکوع میں پورا پہنچنے تک تکبیر (اللہ اکبر) سے فارغ ہو جائے۔ رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں سے پکڑے۔ رکوع اس طرح کرے کہ بازو بالکل سیدھے رہیں۔ خمیدہ نہ ہوں۔ کمر بالکل سیدھی۔ سر پُشت کے برابر۔ نظر پاؤں پر رہے۔ اگر رکوع بیٹھ کر کرے تو پیشانی مقابل زانوؤں کے ہونی چاہیئے۔ رکوع میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کم از کم تین[1] مرتبہ پڑھے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہُوا سیدھا کھڑا۔ پھر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہُوا سجدہ میں جائے۔ اِس طرح کر

[1] طاق عدد حد نو بار۔ جو تعداد تسبیح پہلی رکعت میں ہو وہی بعد کی رکعتوں میں رہے۔

اوّل دونوں گھٹنے زمین پر رکھے۔ پھر دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ کہنیاں زمین اور جسم سے الگ رہیں۔ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر رکھے۔ سر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں اِس طرح رکھے کہ ہاتھ کے انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر ہوجائیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔ تاکہ سب قبلہ کی طرف رہیں۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں میں سے کم از کم ایک انگلی کا فرش سے ٹکا رہنا شرطِ سجدہ ہے۔ اگر ایک انگلی بھی نہ ٹکی تو سجدہ نہ ہوگا۔ یعنی دونوں پاؤں زمین سے نہ اٹھیں۔ اگر اُٹھ گئے تو سجدہ نہ ہوگا۔ سجدہ میں کم از کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اُٹھاتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ زمین سے اُٹھائے۔ پھر اطمینان سے جلسہ کرے۔ اس حالت میں ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ انگلیاں اپنی حالت پر ہوں۔ جلسے میں بقدر تین تسبیح سجدہ والی بیٹھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے اور کم از کم تین دفعہ تسبیح پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے سر اُٹھائے اور دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو۔ اُٹھتے وقت پنجوں کے بل اُٹھے بلا عذر ہاتھ ٹیک کر اُٹھنا صحیح نہیں۔ کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لے اور دوسری رکعت ادا کرے۔ اس طرح کہ پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے۔ پھر الحمد شریف، پھر سورۃ ملائے۔ بعد ختم سورۃ مثل پہلی رکعت رکوع۔ قومہ۔ سجدہ اور جلسہ اور دوسرا سجدہ کرکے قعدہ میں بیٹھے اِس طرح کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں بچھا دے۔ کھڑے پاؤں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں۔ زانو پر ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی اصلی حالت میں رکھے۔ لیکن گھٹنوں کو نہ پکڑے اگر پکڑے گا تو انگلیاں

قبلہ رُخ نہ رہیں گی۔ قعدہ کی حالت میں یہ پڑھے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ پھر دُعا پڑھے رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ دُعا کے بعد دل سے نیّت کرے۔ (زبان سے نہ کہے) فرشتوں اور امام کے سلام کی۔ داہنی طرف مُنہ پھیر کر کہے السَّلامُ علیکُم ورحمۃُ اللہ۔ اِسی طرح مع نیّت کے بائیں طرف کہے۔ یہ طریقہ نماز دو رکعت فرض۔ سُنّت اور نوافل کے لیے یکساں ہے۔ اگر چار رکعت نماز فرض ہے تو درمیانی قعدہ میں صرف التحیات پڑھے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے۔ بِسْمِ اللہ سے شروع کرے۔ الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائے۔ تیسری رکعت کی طرح چوتھی رکعت ادا کرنے کے بعد آخری قعدہ میں التحیات۔ دُرود اور دُعا کے بعد سلام کہے۔ جلسہ اور قعدہ میں نظر گود کی طرف اور سلام کرتے وقت نظر اپنے کندھوں پر رکھے۔ اگر چار رکعت نماز سُنّتِ مؤکدہ ہے تو درمیانی قعدہ فرض نماز کی طرح ادا کرے پھر کھڑا ہوجائے۔ بِسْمِ اللہ سے

تیسری رکعت الحمد شریف بمعہ سورۃ ادا کرے۔ پھر تیسری کی طرح چوتھی اور آخری قعدہ میں التحیات، درود۔ دعا کے بعد ختم کرے۔ اگر چار رکعت نماز سنت غیر موکدہ ہے تو درمیانی قعدہ میں بعد التحیات، درود شریف دعا پڑھ کر کھڑا ہو۔ تیسری رکعت سُبحانک اللہ۔۔۔۔ سے شروع کرے۔ اور پہلی رکعت کی طرح تیسری رکعت مکمل کرے۔ باقی نماز سُنت مؤکدہ کی طرح ادا کرے۔ چار نفل نماز۔ چار سنت غیر مؤکدہ کی طرح ادا کرے۔ نماز میں کہنیاں ننگی نہ ہوں۔ تہبند یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر رہے۔ ننگے سر نماز پڑھنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

ایک سچا واقعہ

حاجی نواب خاں علاقہ قصور اہلِ حدیث مسلک کے تھے۔ انہیں حضورِ پُر نور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کی از حد خواہش تھی۔

وہ اپنے کئی مشہور علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر گوہرِ مقصود حاصل نہ ہوا۔ یہ حاجی صاحب مولوی عزیز الدین موضع ستّو کی (قصور) کی ترغیب پر اعلحضرت میاں صاحبؒ شرقپوری کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ میاں صاحبؒ نے اُن کا زانو دبا کر فرمایا کہ نمازِ عشاء کے بعد ۱۰۰ مرتبہ درود خضری (صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ) پڑھ کر بغیر کسی سے بات چیت کئے سو جایا کریں۔ انشاء اللہ زیارت سے مشرّف ہونگے۔ چنانچہ اس مبارک عمل کو ابھی آٹھ دن بھی نہ ہوئے تھے کہ رات بعد نماز تہجد مصلّٰی پر بیٹھے بیٹھے اُنہیں اُونگھ آگئی اور خود کو میاں صاحبؒ کی معیت میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتے پایا۔ اِس اثنا میں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم بمعہ صحابہ کرامؓ تشریف لے آئے۔ بعد ازاں حاجی صاحب نے خود کو اِن حضراتِ قدس کے ساتھ مدینہ منوّرہ میں روضہ اطہر کی زیارت کرتے ہوئے پایا۔

حاجی صاحب دو مقدس مقامات پر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوئے جب آنکھ کھلی تو خود کو ہاتھ میں تسبیح لیے مصلّٰی پر پایا۔ حاجی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے حضورِ پُر نور کو سراپا نور پایا۔ اللہ اکبر

مہینوں اور دنوں کے خاص نوافل

محرّم الحرام

(۱) یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ لہٰذا سال کا آغاز عبادت سے کرنا ہی بہتر ہے۔ محرّم کی چاندرات (یعنی شبِ اوّل) کو دو نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام یہ پڑھے۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ ۔ یہ نماز خواجۂ خواجگان خواجہ نقشبندؒ سے منقول ہے۔ اِس نماز کا بہت ثواب ہے اور باعثِ خیر و برکت ہے۔

(۲) عاشورہ کے دن (۱۰ محرم) چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ اخلاص پچاس۵۰ مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ گناہ بخش دیتا ہے اور اس شخص کے لیے نور کے ہزار محل جنّت میں اُوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ عاشورہ کی رات بھی یہی نفل ادا کرے اور یہی اجر پائے۔

(۳) اوّل محرم سے عشرہ تک ہر روز چار نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد ختم نماز اِس کا ثواب حضرات حسنین علیہما السّلام کی ارواحِ مُبارکہ کے حضور میں پیش کرے۔ اِس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگانِ سیدِ کونین علیہما السّلام قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔ یہ نماز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اور اُن کا اس پر عمل تھا۔ ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو امام عالی مقام حضرت امام حسین سیّد الشہداء علیہ السّلام کی زیارت ہوئی۔ مگر امام عالی مقام نے حضرت

شبلیؒ کی طرف سے مُنہ پھیر لیا۔ حضرت شبلیؒ نے عرض کیا حضوؐر مجھ سے کیا خطا ہُوئی۔ فرمایا خطا نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں جب تک کہ ہم قیامت میں اِس کا بدلہ نہ دلوا لیں گے۔ اس وقت ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہے۔ (جواہر غیبی)

صفر المظفّر

یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔ سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اِن میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلائیں خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ چار رکعت نفل نماز شب اوّل ماہ صفر میں بعد نماز عشاء اس طرح پڑھے۔ کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف پندرہ بار سورۃ کافرون دوسری رکعت میں پندرہ مرتبہ سورۃ قل ھُوَ اللّٰہ، تیسری رکعت میں پندرہ مرتبہ سُورۃ فلق اور چوتھی رکعت میں سورۃ الناس پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہے۔ پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (راحت القلوب)

ربیع الاوّل شریف

یہ مہینہ عید میلاد النبی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا ہے۔ پہلے ۱۲ روز تک ۲۰ رکعت نفل نماز کا ہدیہ رُوحِ اقدس نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بھیجے۔ کہ صحابہ۔ تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی عمل رہا۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف اکیس بار قل ھُوَ اللہ پڑھے۔ اگر ہر روز توفیق نہ ہو تو کم از کم دوسری تاریخ اور بارھویں تاریخ کو تو ضرور یہی ۲۰ رکعت بترکیب مذکورہ الصدر پڑھ کر

روح پُر فتوح حبیبِ اکرم رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہدیہ پہنچائے۔ کہ اِس نماز کے پڑھنے والے کو حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خواب میں جنّت کی بشارت دی ہے۔

رجب المرجب

اس مہینہ کی پانچ راتیں بڑی عظمت والی ہیں۔ چاند رات، اوسط رات (پندرھویں) آخری تین راتیں (۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹) ۲۷ شب معراج شریف کی رات ہے۔ اس رات جی بھر کر عبادت کرے۔ بیان پہلے آچکا ہے۔

شعبان المعظّم

اِس مہینہ کی پندرھویں رات شب برأت ہے جس کا بیان پہلے آچکا ہے۔ ایک نماز آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ ہدیہ سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ جو کوئی آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد شریف گیارہ بار قل ھُوَ اللہ شریف ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب رُوح پُر فتوح حضرت خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشے۔ اس کے حق میں حضرت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جنّت میں اُس وقت تک قدم نہ رکھوں گی جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کر الوں گی۔

رمضان المبارک

شب قدر اِسی عظمت والے مہینہ میں ہے جس کا بیان پہلے آچکا ہے۔ آخری عشرہ میں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ جس کا بیان الگ ہوگا۔

ذی الحجہ

(۱) اِس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت نفل

ایک سلام سے اِس طرح پڑھے کہ بعد الحمد شریف آیۃ الکرسی تین بار قل ہو اللہ تین بار، معوذتین (سورۃ فلق۔ والناس) ایک ایک بار، بعد فارغ ہونے نماز کے ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ. سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ۔ پھر جو چاہیئے دُعا کرے۔ اِس کے لیے اجر ہے۔ جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والے کا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ جو مانگے گا اُس کو عطا کیا جائے گا۔ اور اگر پہلی دس راتوں میں ہر رات اِس نماز کو اِسی ترکیب سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوسِ اعلیٰ میں داخل کرے گا۔ اور اس سے ہزار برائی مٹادے گا اور کہا جائے گا نئے سرے سے عمل کر۔

(۱۱) اگر کوئی ناداری کی وجہ سے قربانی ادا نہ کر سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید الضحیٰ کی نماز کے بعد اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ کوثر تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اُس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔

ہر ماہ شبِ اوّل چاند ضرور دیکھنا چاہیئے کہ سنّت ہے اور چاند دیکھ کر یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۰

بدھ کے دن کی نفل نماز

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اِس دن بعد نماز اشراق ۱۲ رکعت دو دو کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار قل ہو اللہ تین بار۔ معوذتین (فلق۔ والناس) تین بار ادا کرے۔ تو عرش کے نزدیک سے فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے بندۂ خدا نئے سرے سے اپنے عمل شروع کر پس بخش دیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے، اور اللہ پاک دُور کرتا ہے اِس سے عذابِ قبر، اس کی تنگی اور اِس کے اندھیرے کو اور دُور کرے گا قیامت کے دن اِس کی تکلیفوں کو اور اُس دن اِس کا عمل مثل نبیوں کے اُٹھایا جائے گا۔

طہارت

حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "جنّت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے"۔

دوسری جگہ طہارت کو نصف ایمان فرمایا۔ جب طہارت کی اتنی اہمیت ہے تو ہر مسلمان کو اِس طرف خاص توجہ دینا چاہیئے۔ اِس مشینی دور میں عوام الناس اور بالخصوص ہمارے نوجوان طہارت کے مسائل سے غافل ہیں۔ جس کے باعث اُن کی تمام عبادتیں برباد اور اعمال بیکار ہو جاتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہم طہارت کے ضروری مسائل سے واقفیت حاصل کریں۔ اور دوسروں کو تعلیم دے کر اپنی اپنی عبادتیں مقبول بنائیں۔

غسل غسل کے تین فرض ہیں۔ (۱) مُنہ بھر کر کُلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) سارے بدن کا دھونا۔

جب انسان ناپاک ہو جائے تو نہا کر پاک ہونا فرض ہے۔ قرآن مجید میں حکم ہے۔ "وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا" ۔ المائدہ ایت ۶

نہانے سے قبل ناپاک کپڑا بدن سے الگ کر کے استنجا کرے۔ غسل کی نیّت کرے۔ پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ بسم اللہ پڑھے۔ شرم گاہ اور بدن کی نجاست والی جگہ اچھی طرح دھوئے۔ پھر مثل نماز کے وضو کرے۔ وضو کرتے وقت مُنہ بھر کر کُلی کرے۔ ہونٹوں سے لے کر حلق کی جڑ تک پانی پہنچائے یعنی غرارہ کرے۔ ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم گوشت ہے۔ سانس کے ساتھ پانی چڑھائے۔ چھنگلی انگلی (بائیں ہاتھ کی) ناک کے ہر دو سوراخ میں ڈال کر پپڑی الگ کرے۔ اگر پپڑی رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ وضو کے بعد پہلے دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر باری باری تین تین بار پانی ڈالے۔ پھر تین بار سر پر۔ اس کے بعد تمام جسم پر پانی بہائے تاکہ جسم کا کوئی حصّہ یا[1] بال خشک نہ رہ جائے۔ حالتِ غسل میں کوئی دُعا نہ پڑھے۔ اور نہ بات چیت کرے۔ قبلہ رُو نہ بیٹھے جبکہ ننگا ہو۔ پردہ کی جگہ نہائے۔ پاک کپڑا باندھ کر نہائے تو یہ افضل ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے شرم کا یہی تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندہ کو قیامت کے دن رُسوا نہیں کرے گا۔ (دیکھئے معمولی احتیاط پر کتنا اجر ہے۔ اللہ اکبر) اگر تختہ، چوکی یا سل پر ہے تو

[1] جسم کے بعض عضو ایسے ہیں کہ جب تک اِن کو خاص احتیاط سے نہ دھویا جائے۔ وہ تر نہیں ہوتے۔ جیسے پیٹ کے شکن، بغل، ناف، شرمگاہ، عورت اپنی ڈھلکی ہوئی پستان اُٹھا کر دھوئے۔

پاؤں دھوئے ورنہ نہیں۔ غسل سے الگ ہو کر پاؤں دھوئے۔ غسل سے فارغ ہو کر پاک کپڑے پہنے۔ عورت کے ناخنوں میں گندھا ہوا آٹا اگر لگا رہا تو غسل نہ ہوگا۔ پہلے آٹے کو دُور کر لینا چاہیئے۔ انگوٹھی یا بالیاں تنگ ہیں کہ پانی اِن کے اندر نہیں پہنچ سکتا۔ تو ان کا اُتارنا واجب ہے۔ ورنہ اِن کو حرکت دے دینا کافی ہے۔ اگر عورت کے بال کھُلے ہوں تو بال کی نوک سے جڑ تک دھونا واجب ہے۔ اگر کھُلے نہیں گُندھے ہوئے ہیں تو فقط بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچائے۔

مسئلہ: اگر غسل کرنے کے بعد معلوم ہو کہ کوئی جگہ خشک رہ گئی ہے تو صرف اُسی جگہ کو دھوئے۔ دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ (اِس رعایت سے لاپرواہی سے غسل نہ کیا جائے۔ بلکہ شروع سے ہی خاص احتیاط برتی جائے۔ مرتّب)

وضو وضو میں چار فرض ہیں۔ (۱) مُنہ کا دھونا (لمبائی میں شروع پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں کو مع ٹخنوں تک دھونا۔

گھر میں وضو کرے تو بہتر یہ ہے کہ آفتابہ میں پانی لے۔ قبلہ رُو اُونچی جگہ بیٹھے تاکہ چھینٹے نہ پڑیں۔ آستینیں کہنیوں سے اُوپر تک چڑھائیں۔ پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ پڑھے۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی پڑھے۔ تین بار پہنچوں تک ہاتھ دھوئے۔ مسواک ہو تو مسواک کرے۔ نہ ہو تو انگشتِ شہادت سے دانتوں کو صاف کرے۔ اوپر اور نیچے تین تین دفعہ۔ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کُلی کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى

تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔ پھر دا
ہاتھ سے ناک میں تین بار پانی ڈالے بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ اور چھنگلی انگل
پیپڑی دُور کرے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ
رَائِحَةَ النَّارِ ۔ پھر دونوں ہاتھ سے تین بار مُنہ دھوئے اور پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ
بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۔ پھر داہنا ہاتھ
کہنی تک تین بار دھوئے اور پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ
حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔ اور پھر تین بار بایاں ہاتھ کہنی تک دھوئے اور پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ
لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ ۔ پھر سر کا مسح ایک
بار کرے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ
پھر کانوں کا مسح کرتے وقت پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ
یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پھر گردن کا مسح کرے تو
پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۔ پھر داہنا پاؤں بائیں
ہاتھ سے دھوئے اور پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ
یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ۔ پھر بایاں پاؤں بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ
لَنْ تَبُوْرَ ۔ ظفر یابی دشمن کے لیے ہر عضو دھوتے وقت یَا قَادِرُ
پڑھے۔ دورانِ وضو درود شریف اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پڑھتا رہے۔ اگر مسنونہ دعائیں یاد نہ ہوں تو پھر خط کشیدہ دعائیں ہی پڑھے۔

دورانِ وضو باتیں نہ کرے۔ وضو کا پانی بچے تو کھڑے ہو کر بقدرِ ضرورت پی لے۔
مسواک وضو کی سُنّتوں میں سے ایک سنّت ہے۔ مسواک کر کے نماز کا ثواب
ستر نماز بے مسواک کے برابر ہے۔ لہٰذا مسواک کی عادت ڈالیئے۔ (برش
مسواک کا بدل نہیں۔) دونوں پاؤں بائیں ہاتھ سے اتنا خشک کرے کہ صرف نمی رہ جائے۔
ہاتھ دھوتے وقت اُنگلیوں کا خلال کرے۔ ڈاڑھی ہو تو ہاتھ سے ڈاڑھی
کا خلال اس طرح کرے کہ پشتِ دست آنکھوں کے سامنے رہے۔ دورانِ وضو
اعضاء خشک نہ ہونے دے۔ ترتیب سے وضو کرے۔ پاؤں کی انگلیوں میں
بھی خلال کرے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی اُنگلی سے دائیں پاؤں کی چھنگلی اُنگلی کی طرف
سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے چھنگلی انگلی پر ختم کرے۔
بوقتِ خلال چھنگلی انگلی پاؤں کی انگلیوں کے نیچے کی طرف سے اُوپر کی طرف
کیجیے۔ وضو مکمل کرنے کے بعد سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے پھر کلمہ شہادت مع اس دُعا
کے پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ
سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ۔
یہ آسمان کی طرف نظر کرکے پڑھے۔

اعضائے وضو کو بے ضرورت پونچھے تاکہ پانی کے قطرے کپڑوں پر یا مسجد
میں نہ گریں۔ مگر اعضاء پر نمی رہے۔ اگر قبلہ رُو ہے تو وضو کرتے وقت پاؤں
کا رُخ قبلہ کی طرف سے پھیر لے۔ کلی کا پانی بھی نیچے کی طرف پھینکے۔

سر کان اور گردن کے مسح کا مسنون طریقہ

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں

کو مع انگلیوں کے تر کر کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سوا دائیں ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کے سرے بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کے سرے سے ملائے اور ماتھے کی طرف سے شروع کر کے سر کے درمیانی حصّہ کا مسح کرتے ہوئے گردن تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے الگ رہیں۔ پھر ہاتھ واپس لائے اِس طرح کہ اب انگلیوں کو علیحدہ کر دے اور دونوں ہتھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصّہ کا مسح کرتی ہوئی آئیں۔ پھر شہادت کی انگلی کی پورے کان کے اندرونی حصّہ کا مسح کرے۔ اور انگوٹھے کی پور سے کان کی بیرونی سطح کا مسح کرے۔ نیچے سے اوپر کی طرف اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔ کانوں اور گردن کا مسح کرنے کے لیے نئے پانی کی ضرورت نہیں۔ **مسئلہ:** گلے کا مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسواک مسواک تلخ لکڑی کی ہو از قسم زیتون۔ پیلو کی۔ مسواک سیدھی بے گرہ ہو۔ لمبائی میں ایک بالشت موٹائی میں چھنگلی انگشت کے برابر۔ دانتوں پر عرضاً کرے۔ طولاً نہیں۔ پہلے ایک کلی کرے۔ پھر مسواک دھو کر داہنے ہاتھ میں پکڑے اِس طرح کہ چھنگلی انگلی اور زیر انگشت (انگوٹھا) نیچے رہے اور باقی تین انگلیاں اوپر رہیں مسواک اوپر اور نیچے تین بار کرے۔ فارغ ہونے پر دھو کر ریشہ اوپر کی طرف کر کے کھڑی کرے۔ (کسی سہارے سے) جب قابلِ استعمال نہ رہے تو زمین میں دفن کر دے۔

مسواک کی اہمیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا اُن ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کے پڑھی جائیں۔ فرمایا اگر

مجھے اُمت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے مسواک کو لازم کر دیتا۔

فائدہ:۔ مسواک کے اہتمام سے ایک فائدہ یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔

اعتکاف اور اُس کے مسائل

اعتکاف بمعنی رُک جانا۔ ٹھہر جانا۔ پابند ہونا۔ شرعی اصطلاح میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی ایک خصوصی عبادت جو روزہ دار مسجد میں ادا کرتا ہے۔ یہ اعتکاف سنّتِ مؤکدہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔ اپنی زندگی مبارک کے آخری رمضان المبارک میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ آپ ہر اعتکاف میں حضرت جبرائیل امین کے ساتھ قرآنِ پاک کا دورہ فرماتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ معتکف گناہوں سے باز رہتا ہے۔ اور نیکیوں سے اِس قدر ثواب حاصل کرتا ہے۔ گویا اُس نے تمام نیکیاں کیں۔" نیز فرمایا کہ جس نے رمضان میں دس دن کا اعتکاف کر لیا۔ تو گویا اُس نے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی) اعتکاف کے اعتبار سے سب سے افضل مسجد، مسجدِ حرم ہے۔ پھر مسجدِ نبوی پھر مسجدِ اقصیٰ پھر وہ مسجد جہاں نمازِ جمعہ ہوتی ہو۔ محلّہ کی مسجد میں اگر پنجگانہ نماز با جماعت ہوتی ہے۔ تو محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرے۔

طریقہ اعتکاف اعتکاف کرنے والا روزہ دار ۲۰ رمضان المبارک

کو عصر کے وقت مسجد کے کسی گوشہ میں اپنے لیے جگہ مختص کرلے اور پردہ اعتکاف لگالے۔ ضرورت سے زیادہ جگہ نہ گھیرے۔ اسی دن قبل از غروبِ آفتاب اعتکاف کی نیّت سے مسجد میں داخل ہو کر روزہ مسجد میں افطار کرسکے۔ ازاں بعد دورانِ اعتکاف بلا عُذر مسجد سے باہر نہ جائے ورنہ اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

صرف ضرورتِ طبعی جو مسجد میں پوری نہ ہو سکے اُس کے لیے باہر جانا جائز ہے۔ مثلاً پیشاب، پاخانہ، استنجا، وضو اور غسل واجب۔ حاجتِ شرعی مثلاً جمعہ کی نماز کے لیے جانا جبکہ اُس مسجد میں نمازِ جمعہ نہ ہوتی ہو۔ نمازِ جمعہ کے لیے نزدیکی جامع مسجد میں اُس وقت پہنچے کہ اذانِ ثانی سے قبل سنّتیں ادا کرسکے۔ زیادہ پہلے نہ جائے۔ نمازِ جمعہ کے بعد سنّتیں پڑھ کر فوراً واپس آئے۔ زیادہ دیر ہرگز نہ رُکے۔ راستہ میں کسی کے ٹھہرانے پر نہ ٹھہرے۔ ہاں کوئی مریض راستہ میں مل جائے تو اس کی عیادت کرسکتا ہے۔ نمازِ جنازہ کے لیے بھی نہیں جاسکتا۔ وضو خانہ غسل خانہ۔ استنجا خانہ کی جگہ اور امام کا حجرہ مسجد کی حدود میں نہیں آتے۔ ان جگہوں پر بلا ضرورت نہ جائے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی صُورتیں

اگر رفع حاجت کی جگہ نزدیک نہیں ہے تو معتکف کھیتوں میں یا اپنے نزدیکی گھر رفع حاجت کے لیے جاسکتا ہے۔ راہ میں کسی سے دُنیا کی بات نہ کرے۔ اور نہ کسی کے ٹھہرانے سے رُکے۔ اگر رُک گیا اور بات چیت میں مشغول ہو گیا۔ تو اعتکاف نہ رہا۔ اگر کسی شخص کا کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو وہ کھانا گھر سے لاکر مسجد میں کھائے۔ اگر اہلِ محلہ اُسے کھانا لا دیا کریں تو باعثِ ثواب ہے۔

معتکف اور احکام غسل، وضو

اعتکاف کے دوران عادتاً یا شوقیہ غسل کی اجازت نہیں۔

گرمی کے موسم میں گرمی کی شدّت سے اگر دل گھبراتا ہو یا پسینہ سے کپڑوں یا جسم سے بُو آنے لگے تو غسل کی اجازت ہے۔ احتلام کی صورت میں معتکف پر غسل فرض ہے۔ احتلام سے اعتکاف میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ چاہیے کہ فوراً استنجا کرکے وضو کرے۔ پھر غسل کا انتظام کرے۔ سردی کے موسم میں ضرورت سمجھے تو (غسل واجب کے لیے) گرم پانی گھر سے پیغام بھیج کر منگوا سکتا ہے۔ گرم حمام اگر نزدیک ہے تو غسل واجب کے لیے وہاں جاسکتا ہے۔ مگر بعدِ غسل فوراً واپس آئے۔ مسجد کے ساتھ غسل خانہ ہو تو پھر وہاں نہائے۔ باہر نہ جائے۔ دورانِ اعتکاف جمعہ کے غسل کے لیے باہر جانا جائز نہیں۔ ہاں مسجد کے ملحقہ غسل خانے میں جمعہ کے غسل کی اجازت ہے۔ معتکف اپنی مسجد کے ساتھ والی جگہ پر وضو کرے۔ باہر جانا جائز نہیں۔ دورانِ اعتکاف بہتر یہ ہے کہ باوضو رہے۔ سو کر اُٹھے تو وضو کرے۔ ریح کی حاجت ہو تو مسجد سے باہر آجائے وضو کرے پھر مسجد میں داخل ہو۔

آدابِ اعتکاف

معتکف کو مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اعتکاف کی رُوح قائم رہے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔ سحری اور افطاری کے وقت مرغّن غذا سے پرہیز کیا جائے۔ پیٹ بھر کر نہ کھائے۔ اس سے نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ زود ہضم غذا کھائی جائے۔ تاکہ بیماری سے بچا جائے۔ مسجد میں اگر اور معتکف حضرات بھی ہوں

تو بھی اپنے اپنے پردۂ اعتکاف میں کھانا بہتر ہے۔ اگر اکٹھے بیٹھ کر کھائیں تو پھر ہنسی مذاق اور فضول گفتگو سے پرہیز کیا جائے۔ کھانے کے فوراً بعد اپنے اپنے پردۂ اعتکاف میں آجانا چاہیئے۔ آج کل مساجد میں مجموعی افطاری کا عام رواج ہے۔ معتکف کو الگ رہنا چاہیئے۔ افطاری لے کر اپنی جگہ پر روزہ افطار کرے۔ بلاضرورت مجلس، روحِ اعتکاف کے منافی ہے۔ روزہ کھجور سے افطار کیا جائے تو بہتر ہے۔ معتکف خاموشی سے غیر معتکف کو افطاری پیش کرسکتا ہے۔

معتکف رات یا دن کے کسی حصّہ میں پردہ اعتکاف کے اندر ہی سوئے۔ ہاں گرمی کے موسم میں گرمی کی شدّت ہو اور مسجد کا صحن تنگ ہو یا نہ ہو تو معتکف مسجد کی چھت پر سو سکتا ہے۔ کم سے کم وقت نیند اور آرام میں گزارے زیادہ وقت عبادت۔ ذکر فکر اور شب بیداری میں گزارے۔ پردہ اعتکاف کے اندر کپڑے تبدیل کئے جا سکتے ہیں مگر عریانی کی حالت پیدا نہ ہو۔ مسجد میں نمازی نماز ادا کر رہے ہوں تو قرآن مجید اور درود شریف۔ ذکر و اذکار بلند آواز سے نہ پڑھے۔ ویسے مناسب بلند آواز سے قرآن مجید اور ذکر اذکار، درود شریف پڑھ سکتا ہے۔ دورانِ اعتکاف غیر محرم سے ملاقات اور تعویذ دھاگہ کی اجازت نہیں۔ البتہ کسی باپردہ عورت کی التجا سُن کر دُعا کرنے میں کوئی بُرائی نہیں۔ اپنے قریبی رشتہ داروں، دوستوں سے بھی اشد ضرورت کے بغیر ملاقات نہ کرے۔

مسجد میں دوسرے معتکف حضرات سے لمبی چوڑی گفتگو، مسائل پر بحث اور ہنسی مذاق سے اجتناب کرے۔ دورانِ اعتکاف غیبت۔ جھوٹ، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اعتکاف دُنیاوی دھندوں اور

بکھیڑوں سے الگ تھلگ ہو کر اللہ اور اُس کے پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا جوئی کے لیے کیا جاتا ہے۔ مسجد کے کسی گوشہ میں ڈاڑھی مونڈنا ناجائز ہے ایک تو یہ فعل ویسے ہی خلافِ شرع ہے۔ پھر اعتکاف کے دوران معتکف کو یہ فعل ترک کر دینا چاہیئے۔ جمعہ کی تیاری میں سر کے بالوں کو سنوارنا۔ مونچھوں کی تراش کی اجازت ہے۔ مگر بال مسجد میں گرنے نہ پائیں۔ معتکف دُنیاوی کاموں میں دلچسپی نہ لے۔ انتظامی امور میں کم سے کم وقت دے۔ اگر مسجد کی خدمت کرتا تھا تو دورانِ اعتکاف اب کم سے کم وقت دے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہمہ تن عبادات اور ذکر و اذکار میں مصروف رہے۔ تاکہ انوار و تجلیات کی بارش کا حقدار بن جائے۔ دُنیاوی کتب کا مطالعہ از قسم ناول، ڈائجسٹ وغیرہ پڑھنا منع ہے۔ بلکہ اخبار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ پردہ اعتکاف سے کم از کم وقت باہر ٹھہرے۔ پردہ اعتکاف بہت ضروری ہے۔ کیونکہ خلوت پردۂ اعتکاف سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔ جماعت کے وقت پردہ اعتکاف اُٹھا کر نماز میں شامل ہو جائے۔ اگر جگہ کی گنجائش ہو تو فرض نماز کی ادائیگی کے بعد پردہ اعتکاف میں آجائے۔ جگہ تنگ ہو تو پھر مکمل نماز کے بعد پردہ اعتکاف میں آجائے۔ بعض معتکف لیٹرین (بیت الخلا) میں سگریٹ نوشی کرتے ہیں یہ جائز نہیں۔ دورانِ اعتکاف سگریٹ نوشی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

عباداتِ اعتکاف

عبادات میں اوّلین حیثیت نماز پنجگانہ کی ہے۔ دورانِ اعتکاف فرض نماز نہایت خشوع خضوع سے ادا کرے۔ پھر پنجگانہ نوافل (تہجد، اشراق۔ چاشت۔ الزوال۔ اوابین)

ہیں ۔ پابندی وقت اور مداومت سے پڑھے ۔ مکروہ اوقات (جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو ۔ عین دوپہر ۔ عصر کی نماز کے بعد اذانِ مغرب تک) میں نوافل یا قضا نماز ادا نہ کرے ۔ صلوٰۃ التسبیح کم از کم ایک بار تو ضرور پڑھے ۔ رمضان المبارک میں نوافل کا ثواب عام دنوں کے فرضوں کے برابر ہوتا ہے ۔ اس لیے اِن پنجگانہ نوافل اور صلوٰۃ التسبیح کے علاوہ عام نوافل کی کثرت کرے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو تو دیگر عبادات کے علاوہ درود شریف میں کثرت کرے ہر روز ایک بار اُس درود شریف کا ہدیہ جو روضہ اقدس پر کھڑے ہو کر دربارِ رسالت میں زائرین پیش کرتے ہیں ۔ مسجد میں قبلہ رُو ہو کر پیش کرے ۔ پیر و مرشد کے بتلائے طریقہ پر عبادت و نوافل اور درود شریف کی ادائیگی سود مند ہوتی ہے ۔ اعتکاف میں درجات بھی بلند ہوتے ہیں اور روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے ۔

دورانِ اعتکاف عبادت کا ایک ایسا معمول بنا لینا چاہیئے ۔ جس میں آرام کے لیے گنجائش بھی ہو اور عبادت کے لیے بھی زیادہ سے زیادہ وقت ۔ دورانِ اعتکاف تلاوتِ قرآنِ مجید ۔ قرآت کتب حدیث انبیاء کی سیرت کی کتب اور اولیاء کرام کے واقعات کا مطالعہ بہتر ہے ۔

مراقبہ مبدا رفیض سے فیض کے انتظار میں متوجہ الی اللہ ہو کر بیٹھنا مراقبہ کہلاتا ہے ۔ فیوض و برکات مبداء فیض (ذاتِ باری تعالیٰ) سے طالب کے وجود پر منعکس ہوتے ہیں ۔ متوجہ الی اللہ ہو کر شیطانی وساوس اور خطرات کو دل میں نہ آنے دے ۔ دل کی پاسبانی اور نگہداشت کرے ۔ مراقبہ دل کا نگران ہوتا ہے ۔ لوگوں سے خلط ملط اور غیر کی طرف نظر ڈالنے سے دل میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں ۔

دلی امراض کا علاج مراقبہ سے ہوتا ہے ۔ اولیاء اور صوفیاء کرام کے نزدیک مراقبہ بہت اہم عمل ہے ۔ اور وہ مراقبہ پر بہت زور دیتے ہیں ۔ کیونکہ روحانیت کی ترقی کا راز اسی عمل میں پنہاں ہے ۔ دورانِ اعتکاف مراقبہ کی افادیت اور زیادہ ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا نمازِ تہجد یا نمازِ مغرب کے اوابین کے نوافل کے بعد مراقبہ کرے ۔

مراقبہ کا طریقہ ہر دو زانو پر اپنے دونوں ہاتھوں سے حلقہ بنائے ۔ چادر سر پر اوڑھ لے ۔ آنکھیں بند کر کے قلب پر توجہ رکھے ۔

یہ دعا پڑھے ۔ الٰہی مقصودِ من توئی و رضائے تو ۔ مرا معرفت و محبت بدہ ۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد زبان بند کرے ۔ قلب پر توجہ رکھے ۔ مراقبہ کی حالت میں ادھر اُدھر نہ دیکھے ۔ یکسوئی سے مراقبہ کرے ۔ چند دن میں ہی انشاء اللہ انوارِ الٰہی کا نزول اپنے اُوپر اُسے نظر آنے لگے گا ۔ آغاز میں کم از کم دس منٹ ۔ آہستہ آہستہ ذوق و شوق پیدا ہوتا جائے گا ۔ تو گھنٹوں مراقبہ میں بیٹھنا بھی مختصر نظر آئے گا ۔

قدرت ہے مراقبے میں گویا
خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا

اعتکاف کا خاص وظیفہ عزت، غلبہ، دشمن سے نجات ۔ اللہ کی مدد اور تائید و نصرت کو اپنے ہر حال میں شامل کرنے کے لیے "یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ" (اے طاقت والے اے غلبہ والے) وظیفہ از حد مفید ہے ۔ اسے کثرت سے پڑھے ۔ اگر ۱۲۵,۰۰,۰۰۰ (سوا سو لاکھ) کی تعداد میں دو دفعہ پڑھے تو زیادہ بہتر ہے ۔

لیلۃ القدر یہ رات جس میں عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل ہے ۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کی جاتی ہے۔ عام طور پر ستائیسویں رات شب قدر خیال کی جاتی ہے۔ اِس لیے آخری عشرہ کی تمام طاق راتوں بالخصوص ستائیسویں رات کو خوب عبادت کی جائے۔ بخاری، مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور اللہ کے اجر کی خاطر عبادت کے لیے کھڑا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔" نیز یہ بھی فرمایا کہ "جو شخص اِس رات سے محروم رہ گیا وہ یقیناً ہر قسم کی بھلائی سے محروم رہ گیا۔"

اعتکاف توڑنے والے کام

(۱) بیوی سے اختلاط کرنا۔ (۲) مسجد سے بلا عذر باہر جانا۔ (۳) مسجد سے باہر جا کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا۔ (۴) معتکف پر جنون اور بے ہوشی کا مسلسل طاری ہونا۔ (۵) روزہ کا ٹوٹ جانا۔

اعتکاف چھوڑنے کی جائز صورتیں

ایسی بیماری کا لاحق ہونا جس کے علاج کے لیے مسجد سے باہر جانا ضروری ہو جائے۔ (۲) ماں، باپ، بیوی بچوں کی ایسی تکلیف جو معتکف کے سوا اور کوئی رفع نہ کر سکتا ہو۔ (۳) ماں باپ بہن بھائی یا پیر و مرشد کا اچانک فوت ہو جانا اور ان کے جنازہ میں شمولیت کے لیے باہر جانا۔ اِن صورتوں میں اعتکاف چھوڑنا جائز ہے۔

اگر اعتکاف ٹوٹ گیا یا عذر سے چھوٹ گیا تو جتنا حصہ فوت ہوا اس کی قضا واجب ہے۔ کُل کی قضا کی ضرورت نہیں۔ اگر کُل حصہ فوت ہوا تو کُل کی قضا ہوگی

عورت کا اعتکاف

عورت صرف اپنے گھر کے اندر اُس جگہ اعتکاف کرے جو نماز کے لیے مختص ہے۔ اگر ایسی کوئی جگہ نہیں تو پھر گھر کے کسی کونہ میں موسم کے مطابق جگہ مختص کرے اور پردہ لگائے۔ عورت کے لیے خاوند سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ دورانِ اعتکاف عورت گھر کا کام کاج نہیں کر سکتی۔ اپنا وقت عبادت ذکر اذکار میں گزارے۔

اعتکاف کے دوران میں عورت کو حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ پاک ہونے کے بعد قضا پوری کرے۔ باقی مسائل مردوں کے اعتکاف جیسے ہیں۔ بلا عذر جائے اعتکاف سے باہر نہ جائے۔

اختتام اعتکاف

ہر معتکف عید کا چاند نظر آنے پر یا تیس دن پورے ہونے پر اعتکاف کو ختم کرے گا۔

اعتکاف کی اہمیت

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیے جانے والا اعتکاف سُنّتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ اگر اہلِ محلہ یا بستی میں سے کسی ایک نے ادا کر لیا تو سب کی طرف سے یہ سنّت ادا ہو جائے گی اگر کوئی شخص بھی اعتکاف ادا نہ کرے تو سارے اہلِ محلہ یا بستی پر ترکِ سنّت کا گناہ ہو گا۔ حضرت عطارؒ کا قول ہے کہ معتکف کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی ضرورت سے کسی بڑے آدمی کے دروازے پر جا پڑے۔ معتکف یہ عہد کر لیتا ہے کہ جب تک میری مغفرت نہ ہو جائے گی مَیں اِس دروازہ سے نہیں ہٹوں گا۔ مختصراً اعتکاف میں امورِ دُنیا سے دل کو خالی کر کے اپنے نفس کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر دینا ہوتا ہے۔

اعتکاف مسنون ٹوٹ یا چھوٹ گیا تو مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں۔ بلکہ معتکف باقی ماندہ دنوں میں نفل کی نیّت سے اعتکاف جاری رکھے۔ تاکہ نفلی اعتکاف کا ثواب تو ہاتھ سے نہ جائے۔ اگر اعتکاف کسی غیر اختیاری بھول چوک سے ٹوٹا تو عجب نہیں کہ ربِّ کریم اپنے فضلِ قدیم، کرمِ عظیم اور رحمتِ واسعہ سے مسنون اعتکاف کا ثواب عطا فرماوے۔ لیکن اگر کوئی شخص اعتکاف جاری نہ رکھے تو بھی جائز ہے۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس دن کا اعتکاف ٹوٹا ہے۔ اُس دن باہر چلا جائے۔ اور اگلے دن نفل اعتکاف کی نیّت سے پھر اعتکاف شروع کردے۔

قضا کا طریقہ

اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا ہو تو پھر صرف دن دن ہی کی قضا واجب ہوگی۔ یعنی ادائیگی قضا کے لیے صبح صادق سے پہلے مسجد میں داخل ہو۔ روزہ رکھے اور اِسی روز شام کو غروبِ آفتاب کے بعد افطار اور نمازِ شام مسجد سے نکل آئے۔ اگر اعتکاف رات کو ٹوٹا تو رات اور دن دونوں کی قضا کرے۔ اِس طرح کہ شام کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو کر رات بھر مسجد میں رہے۔ حسبِ معمول عبادت کرے۔ روزہ رکھے اور اگلے دن غروبِ آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔ اگر اِسی رمضان میں قضا ممکن نہ ہو تو ماہِ رمضان کے علاوہ یا اگلے رمضان میں قضا پوری کرسکتا ہے، چونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ جلد از جلد اعتکاف کی قضا پوری کرے۔

(استفادہ از روحانی اعتکاف نتیجۂ فکر علامہ عالم فقری لاہوری)

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ کا انمول وظیفہ

(مہربان رب کی طرف سے سلامتی کا قول ہے۔)

۱۔ یہ وظیفہ بعد نماز فجر اور عشاء روزانہ تا حیات کثرت سے پڑھنے سے انسان کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ عالمِ سکرات کی منزل آسان ہو جاتی ہے۔

۲۔ ہر نماز کے بعد چند مرتبہ پڑھنے سے سکون حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ گھر میں لڑائی جھگڑا رہتا ہو تو یہ وظیفہ روزانہ ۱۱۱ مرتبہ ۹۰ دن پڑھے انشاء اللہ لڑائی جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

۴۔ کوئی حاجت ہو تو تہجد کے وقت گھر میں یا مسجد میں ۲ دو نفل ادا کرے۔ پھر کھڑے ہو کر یہ وظیفہ ۱۱۱۱ مرتبہ ۴۰ دن پڑھے۔ اوّل و آخر درود شریف گیارہ مرتبہ۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

۵۔ مرض سے نجات کے لیے مریض باوضو ہو کر ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

۶۔ اگر کوئی شخص یہ وظیفہ روزانہ ۸۱۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو دوسرے لوگ اُس پر مہربان ہونے لگتے ہیں۔

۷۔ اگر کوئی مریض شدید مرض میں مبتلا ہو۔ تو اس کے لواحقین مریض کے سرہانے بیٹھ کر تسبیح پر یہ وظیفہ ۷۰۰ مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ تسبیح مریض کے سر سے مس ہوتی رہے۔ پھر یہ تسبیح مریض کے تکیہ کے نیچے رکھ دی جائے۔ یہ عمل سات روز تک کیا جائے۔ وقت کی قید نہیں۔ انشاءاللہ مریض شفا پائے گا۔ مگر موت کا علاج تو کوئی نہیں۔

رات کو سوتے وقت کے عملیات

١- چار مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے کہ چار ہزار دینار کا صدقہ کرنے کے برابر ہے۔

٢- تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے کہ ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہے۔

٣- دس مرتبہ درود شریف پڑھے کہ جنّت کی قیمت ادا کرنے کے برابر ہے۔

٤- چار مرتبہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے کہ دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ہے۔

٥- چار مرتبہ تیسرا کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط پڑھے کہ ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

یہ عمل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد فرمایا تھا۔

بدامنی اور افراتفری کے ایام میں سوتے وقت یہ پڑھ کر نیند کرے تو بہتر ہے۔

اے اللہ میں اپنی جان، مال، اولاد، عزت و ناموس سب تیرے اور تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کرتا ہوں۔ تو اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہماری حفاظت فرما کہ تو سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔

وہ سلام جو روضہ اطہر پر پیش کیا جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللّٰهُ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَنِيْسَ الْغَرِيْبِيْنَ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

صَلَوَاتُ اللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةَ عَرْشِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ ط وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

انسان کوئی شے رکھ کر بھول جائے یاد نہ آئے کہ کہاں رکھی تھی یا کہیں گھر میں گر جائے اور پتہ نہ چلے تو یہ دعا پڑھے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (۱۸-۲۴)

نذر یا منت کی نماز

مسئلہ: جب کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے مثلاً کسی نے نذر مانی کہ یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھوں گا تو کام ہو جانے کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ: خلاف شرع بات کے لیے نذر یا منت ماننا اور خلاف شرع عمل سے منت پوری کرنا ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

نمازِ عیدین

اسلام میں عیدین دو خوشی کے دن ہیں۔ عیدین دو ہیں۔ ایک عید الفطر دوسری عید الضحیٰ۔ عید الفطر وہ عید ہے جو ماہ رمضان المبارک کے ختم ہونے پر ماہ شوال کی یکم تاریخ کو ہوتی ہے۔ عید الضحیٰ وہ عید ہے جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے۔ عیدین کے دن کی تیرہ سنتیں ہیں۔ (۱) صبح سویرے اٹھنا اور نماز فجر محلہ کی مسجد میں ادا کرنا۔ (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) حسب توفیق نئے یا دُھلے ہوئے پاک کپڑے پہننا۔ (۵) خوشبو لگانا (۶) شرع کے مطابق اپنی آرائش[1] کرنا۔ (۷) خاص عیدگاہ کو جانا۔ (۸) جانے اور واپسی پر راستہ بدلنا (۹) راستہ میں تکبیرات کا پڑھنا (عید الفطر میں آہستہ اور عید الضحیٰ میں پکار کر) اور تکبیرات عیدگاہ میں ختم کرنا۔ (۱۰) نماز عید الفطر سے پہلے فطرہ ادا کرنا۔ (۱۱) نماز عید الفطر سے پہلے کوئی میٹھی شئے کھانا۔ کھجور چھوہارے وغیرہ ہوں تو طاق عدد کھانا۔ نماز عید الضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھانا خواہ قربانی کرے یا نہ کرے۔ (۱۲) عید گاہ میں نماز پڑھنا۔ (۱۳) عیدگاہ کی طرف پاپیادہ جانا افضل ہے۔ عیدگاہ دور ہو تو سواری پر جانا درست ہے۔

تکبیرات: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

تکبیرات تشریق: نویں ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرھویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک یہ تکبیرات کہے۔ خواہ با جماعت نماز پڑھے یا اکیلے۔ بلند آواز سے پڑھے+ عورت تکبیرات آہستہ پڑھے۔

---

[1] حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا وغیرہ۔

نمازِ عیدین پڑھنے کا طریقہ:

نیت کرے دو رکعت نماز عید الفطر/عید الضحیٰ 'واجب ساتھ چھ واجب تکبیروں کے۔اس کے بعد امام کی اقتدا میں تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ زیر ناف باندھ کر سُبْحٰانَکَ اللّٰھُمَّ ۔۔الخ پڑھے۔امام کے اللہ اکبر کہنے پر رفع یدین کیساتھ (دونوں ہاتھ کانوں تک لے جا کر) اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ دے، پھر دوسری مرتبہ امام کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک لے جا کر کھلے چھوڑ دے۔ پھر تیسری دفعہ امام کے اللہ اکبر کہنے پر حسب سابق دونوں ہاتھ کانوں تک لے جا کر ہاتھ زیر ناف باندھ لے۔ امام اعوذ باللہ، بسم اللہ، الحمد اور سورۃ پڑھے گا۔ مقتدی قرأت سنے۔ امام تکبیر کہہ کر رکوع، قومہ، سجدہ جلسہ کر کے دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گا۔ ایک رکعت پوری ہو گئی۔ امام الحمد، سورۃ پڑھے گا۔ مقتدی سنے۔ دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے امام جب تکبیر کہے تو رکوع سے پہلے حسب سابق پہلی رکعت کے تین تکبیریں ادا کرے۔ چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں۔ بعد رکوع قومہ، سجدہ، جلسہ اور تشہد کے بعد دائیں بائیں سلام کر کے نماز کو پورا کرے۔ پھر تین بار تکبیرات پڑھیں۔ عید الفطر میں آہستہ عید الضحیٰ ہیں بلند آواز سے۔ امام سے خطبہ سنے۔ نماز عیدین کے بعد امام کے ساتھ دعا مانگے۔ نمازی ایک دوسرے سے عید مبارک کہیں۔ معانقہ کریں۔ دو رکعت نماز کی ادائیگی میں جب ہاتھ کھلے رکھے تو بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے خاموش رہے۔ (کلیہ قاعدہ) جن تکبیروں کے بعد کچھ پڑھا جاتا ہے ان کے بعد ہاتھ باندھا جاتا ہے۔ جیسے کہ تکبیر تحریمہ (یعنی اول تکبیر) کے بعد ہاتھ باندھے تھے اور ثناء پڑھی گئی۔ جن تکبیر کے بعد کچھ نہیں پڑھا جاتا اس میں ہاتھ کھلے چھوڑے جاتے ہیں)۔

فطرانہ: عید کے دن وقت فجر سے یہ فطرانہ واجب ہو جاتا ہے۔ صدقہ فطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے دینا واجب ہوتا ہے۔ ایک فرد کی طرف سے پونے دو کلو گرام گندم یا آٹا گندم یا اس کی قیمت (ان ایام کے بھاؤ کے مطابق) ادا کرے۔

مسافر کی نماز

جو شخص ۵۷-۳/۸[1] میل مسافت چلے یا اس سے زائد کی نیت سے سفر کرے اُسے مسافر کہتے ہیں۔ سفر میں مسافت کا اعتبار ہے کہ کتنی مسافت ہے وقت کا نہیں۔ خواہ ہوائی جہاز، ریل گاڑی یا بس سے کتنی ہی جلدی طے ہو جائے۔ اگر سفر اس مسافت سے کم ہو تو مسافر نہیں۔ دوران سفر کم از کم پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو پھر بھی مسافر نہیں۔ سفر کی مسافت ۹۲ کلومیٹر سے زیادہ اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو پھر مسافر ہے۔ فرض نماز قصر پڑھے یعنی چار فرض کی بجائے دو فرض ادا کرے۔ مغرب کے تین فرض اور عشاء کے وتر بھی تین۔ عمداً نماز قصر ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ مسافر سنت مؤکدہ پوری ادا کرے۔ جو لوگ پنجگانہ نوافل (تہجد، اشراق وغیرہ......) ادا کرتے ہیں سفر میں بھی ادا کریں تو بہتر ہے۔ مسافر اپنی قضاء نماز گھر واپس پہنچ کر بھی قصر کے طریقہ پر ادا کرے گا۔ اگر سنتِ غیر مؤکدہ اور نوافل بھی سفر میں ادا کرے تو افضل اور ثواب ہے۔

---

۱ فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت + آج کے کلومیٹر کے حساب سے یہ مسافت (۹۲) بانوے کلومیٹر ہے کہ پانچ میل میں آٹھ کلومیٹر ہوتے ہیں۔

فدیہ کا حکم

مسئلہ(۱) اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہوگئیں اور ان کی قضا پڑھنے کی آخر تک نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کر جانا واجب ہے ورنہ گناہ ہوگا۔(ردالمحتار)

مسئلہ(۲) اگر کوئی وصیت کر جائے کہ میری اتنی نمازوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے ولی (فوت ہونے والے کے مال کا اختیار رکھنے والا) فدیہ دے دے اور کفن، دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے، اس کے ایک تہائی میں سے جس قدر فدیہ نکل آوے اس قدر دینا واجب ہے(شرح نقایہ)

مسئلہ(۳) ایک دن رات کی پانچ فرض اور ایک واجب(وتر) ملا کر چھ نمازوں کا فدیہ اسی (۸۰) تولے کے سیر سے پونے دو سیر فی نماز کے حساب سے ساڑھے دس سیر بلکہ (کچھ زیادہ) ساڑھے دس کلو (خالص) گندم یا اس کا آٹا یا قیمت دینا چاہیے۔(ردالمحتار، ہدایہ)

مسئلہ(۴) بہت بوڑھے اور ضعیف آدمی کو بحالت زندگی اپنی نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں ہے، نماز ہی ادا کرے خواہ اشارہ سے ادا کرنی پڑے۔(عالمگیری)

فدیہ کا جواز آخر میں ہے جب کہ انسان اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کر سکے اور زندگی کی امید نہ رہے اور بالکل عاجز ہو جائے تا کہ اسی صورت سے آخرت کی پکڑ سے بچنے کی اُمید رہے اور غریب آدمی اس کے بجائے استغفار کرے۔(فتویٰ)

احقر: چودھری نور احمد مقبول بی۔اے ۱۹۳۷ء نقشبندی مجددی
مکتبہ حضرت کرمانوالہ، افضال روڈ (نزد چکی مولوی فقیر محمدؒ)،
سانده کلاں۔ لاہور

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل

ایک شخص کسی حاجت کے لئے حضرت عثمان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا کرتا تھا۔ مگر وہ اس کی حاجت پر غور نہ فرماتے۔ وہ ایک روز حضرت عثمانؓ بن حنیف سے ملا اور ان سے شکائت کی۔ حضرت ابن حنیف نے اس کو کہا کہ وضو کر کے مسجد میں جا اور دو رکعت پڑھ کر یوں دعا کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ واتوجّہ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ محمد نبی الرّحمۃ یا محمد اِنِّی اتوجہ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ تَقْضٰی حَاجَتِیْ (یہاں اپنی حاجت کا نام لینا) اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عثمان رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسلمین) کے دروازہ پر حاضر ہوا۔ دربان آیا اُس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اُسے اپنے برابر فرش پر بٹھایا۔ دریافت حال کر کے اُس کی حاجت پوری کر دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا ہے۔ آئندہ جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس آ کر بتا دیا کرو۔ وہ وہاں سے رخصت ہو کر ابن حنیف سے ملا اور ان کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے یہ اچھی دعا بتائی۔ ابن حنیف نے کہا کہ میں نے اپنی طرف سے نہیں بتائی۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک نابینا نے اپنی بینائی جاتے رہنے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو میں دعا کر دیتا ہوں یا صبر کرو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بہت دشواری ہے کوئی میرا عصا پکڑنے والا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوگانہ ادا کر کے یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ واتوجّہ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ محمد نبی الرّحمۃ یا محمد اِنِّی اتوجہ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ تَقْضٰی حَاجَتِیْ ابن حنیف کا بیان ہے کہ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ شخص آیا گویا اس کو کوئی تکلیف ہی نہ ہوئی تھی (یعنی اُسے بینائی حاصل ہوگئی) (ملخص از رسول عربی مصنفہ محمد نور بخش توکلی صفحہ ۸۲۴)

ماہِ محرم الحرام کی فضیلت:

یہ مہینہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، اسلام سے پہلے ماہِ محرم چار مقدس مہینوں میں شمار ہوتا تھا۔ اسلام نے بھی اِس تقدس کو قائم رکھا۔ ان چار مہینوں میں جنگ و جدل حرام (منع) ہے۔ ماہِ ذیقعدہ حج کی تیاری، ذوالحج حج، محرم حج سے واپسی اور رجب تجارت کا مہینہ۔ عام الفیل کا مشہور واقعہ جس میں ابرہہ گورنر یمن بیت اللہ شریف کو تباہ کرنے کے لئے مکہ معظمہ پر حملہ کی غرض سے عظیم لشکر اور ہاتھیوں کے ساتھ آیا تھا، ماہِ محرم میں وقوع میں آیا تھا۔

ایک حدیث شریف کے مطابق دس محرم کی تاریخ پہلے مذاہب میں بھی مقدس سمجھی جاتی تھی کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی مغفرت اسی دن ہوئی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کو دس محرم کو ہی طوفان سے نجات حاصل ہوئی۔ حضرت یونس علیہ السلام اس دِن مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تھے۔ فرعون مصر دس محرم کو بحیرہ قلزم میں غرق کیا گیا تھا اور بنی اسرائیل کو اُس ظالم سے نجات ملی۔ یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے اور اس عظیم دِن کی یاد مناتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تین دِن روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا: ۹، ۱۰، ۱۱ محرم کم از کم دو دن تو ضروری یعنی ۹، ۱۰ یا ۱۰، ۱۱ محرم تاکہ یہود سے مشابہت نہ ہو۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد یہ مہینہ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادتِ عظمیٰ جو (دس محرم ۶۱ھ) کو میدانِ کربلا میں ہوئی کے باعث مسلمانوں میں معروف اور قابلِ تعظیم و تکریم ہو گیا، نیز مرادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفۂ راشد دوم کی شہادت بھی یکم محرم کو ہوئی۔

عاشورہ کے دِن کی برکت:

حدیث شریف میں ہے کہ اِس دن روزہ رکھنے کا ثواب ہزار حج، ہزار عمرہ، ہزار شہیدوں اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب ملتا ہے۔ اس دن جو کوئی اپنے عیال پر کھانے کی وسعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے دستر خوان کو سال بھر وسیع رکھے گا۔ اِس دِن مسلمانوں کو کھانا کھلائے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ہے۔ گویا اُس نے تمام

اُمتِ محمدیہ کو روزہ افطار کرایا اور اُن کے پیٹ کو بھرا اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے ہر بال یتیم کے سر کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (ملخص از کتاب رکن الدین)

حضرت شیخ احمد مجد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات شریف میں شیخ محقق حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"اور خاندانِ نبوت علیہ التحیۃ کے ساتھ انتہائی محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے پیر و مرشد کے طریقہ پر تھے۔ لکھتے ہیں کہ عشرہ عاشورہ اور ربیع الاول کے پہلے بارہ دِنوں میں وہ نئے اور اچھے کپڑے نہ پہنتے تھے اور ان دنوں کی راتوں میں زمین پر ہی سوتے اور مقابر سادات میں اعتکاف کرتے اور ہر روز بقدر امکان حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک اور آپ کے خاندان مقدس کی ارواح کو ثواب ہدیہ کرنے کے لئے طعام میں توسیع کرتے اور عاشورہ کے دن نئے کوزے شربت سے بھر کر اپنے سر پر رکھ کر سادات کے یتیموں اور فقیروں کو پلاتے اور ان ایام میں اس طرح گریہ کرتے کہ گویا واقعہ کربلا ان کے سامنے ہو رہا ہے"۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولادِ پاک کو تمام افرادِ اُمت پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتے ہیں اور تکوینی امور کو ان حضرات کے ساتھ وابستہ جانتے ہیں اور فاتحہ، درود و صدقات، نذر و نیاز ان کے نام کی ہمیشہ کرتے ہیں چنانچہ تمام اولیاء اللہ کا یہی حال ہے"۔

یہی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف تحفہ اثنا عشریہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

"وہ کھانا جو حضرات امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی نیاز کے لئے پکایا جائے اور جس پر فاتحہ و قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے وہ تبرک ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت ہی اچھا ہے"۔

مصنف کی دیگر تصانیف

	نام کتاب	ملنے کا پتہ اور ہدیہ
۱	خزینہ کرم جلد اوّل۔ حصہ اوّل باب اوّل تا چہارم: مشتمل بر حالات زندگی ملفوظات، کرامات، تصرفات حضرت پیر سید محمد اسماعیل بخاری ۴۸۰ صفحات ہدیہ ۱۰۰ روپیہ	دربار عالیہ نقشبندیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مسلم کتابوی، نیو کرمانوالا بک سنٹر داتا گنج بخش روڈ لاہور، مکتبہ حضرت کرمانوالا افضال روڈ سانده کلاں
۲	خزینہ کرم جلد ثانی (حالات زندگی و کرامات اولیائے کرام حضرت کرمانوالا شریف) ضخامت ۸۰۰ صفحات ہدیہ /۱۵۰	ایضاً
۳	فخر نقشبند، مشتمل بر حالات زندگی پیر سید محمد علی شاہ بخاری سجادہ نشین اوّل دربار عالیہ نقشبندیہ حضرت کرمانوالا شریف اوکاڑہ ۶۲۴ صفحات ہدیہ /۱۵۰ روپیہ	ایضاً
۴	سریع الشاریہ مضامین قرآن حکیم مکمل سیٹ تین جلد (اوّل دوم سوئم) صفحات بالترتیب ۳۱۲۔ ۳۲۲۔ ۳۰۴ ہدیہ فی جلد /۱۶۰ اور مکمل سیٹ /۳۰۰ روپیہ	ایضاً
۵	بے مثل بشر کے تین عظیم سفر (طائف، معراج شریف، ہجرت) صفحات /۲۴۰ ہدیہ ۸۰ روپیہ	ایضاً
۶	حضور نبی کریم ﷺ کے تین عظیم غزواۃ (بدر۔ اُحد۔ احزاب) صفحات ۲۲۴ ہدیہ ۸۰ روپیہ	ایضاً
۷	رسول کائنات ﷺ حضور نبی کریم کی افضلیت و اکملیت صفحات ۲۰۰ ہدیہ /۸۰ روپیہ	ایضاً
۸	نوافل سے ہم غافل کیوں؟ نوافل کی اہمیت، پنجگانہ نوافل۔ مبارک راتیں، اعتکاف کا مفصل بیان صفحات ۷۰ ہدیہ /۳۰ روپیہ	ایضاً
۹	اولیاء اللہ سے استمد اد توسل بعد از وصال صفحات ۲۰۰ ہدیہ ۸۰	ایضاً
۱۰	مقیاس المیلاد فی مولدِ سید العباد صلی اللہ علیہ وسلم (رد منکرین میلاد) صفحات ۲۰۸ ہدیہ ۱۰۰	ایضاً

خاص دعائیں

ورۃ ۶ پارہ ۷ کی آیت ۹ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ ...... كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ تک پڑھے۔ اپنی مشکل اور حاجت للہ تعالی سے دعا کرے۔ یہ آیت ہر مشکل جائز حاجت اور کاروبار میں برکت کے لئے کامیابی کی ۔ ہر نماز کے بعد بلاناغہ ۴۰ بار بطور وظیفہ پڑھے۔ جملہ جائز اُمور کے لئے مجرب ہے۔

ں چشم:

رہ ۲۶ سورۃ ق آیت ۲۲ فَكَشَفْنَا .... حَدِيْدٌ تک تین بار پڑھے پھر "یا نور" گیارہ دفعہ ہر نماز ل و آخر درود شریف ایک بار پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائے۔ انشاء اللہ بصارت تیز ، بلکہ ضائع شدہ بینائی بھی لوٹ آئے گی۔

وں اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے:

ہر نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر کے دائیں طرف رکھے۔ یَا قَوِیُّ اکیالیس ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ انشا اللہ ئے گا۔ نیز رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ ہر نماز کے بعد تین دفعہ پڑھنے سے علم میں برکت اور ترقی

رات کیلئے:

ا قرض سے نجات کے لئے یہ عمل کرے۔ اچھی طرح وضو کرے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ "يَا اللّٰهُ اَنْتَ بَلٰى وَاللّٰهِ اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَقْضِ عَنِّیَ الدَّيْنَ ي بَعْدَ الدَّيْنِ" یہ عمل حضرت حسن بصریؒ نے اپنے ایک تنگ دست دوست کو بتایا تھا۔

غیر مسلم لوگوں کو دیکھا دیکھی ہم بائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے ہیں۔ کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ ھتے۔ فارغ ہونے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہیں کہتے۔ بایں سبب خیر و برکت سے محروم ہو جاتے ہیں ا چاہیے + چھینک آئے تو برا نہ منائیں۔ بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو۔ سننے والا یَرْحَمُکَ اللہ کہے۔ اس ت پر عمل کرنا چاہیے۔

تلاوت قرآن مجید کے آداب

(۱) قاری باوضو ہوکر بڑے سکون قلب اور یک سوئی سے تلاوت کرے۔(۲) تین دن سے کم وقت میں قرآن مجید ختم کرنا مکروہ ہے۔(۳) ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔(۴) رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔قرآن پڑھواور روؤ اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلف رونے کی کوشش کرو کہ گریہ زاری سے ہی رحمت الٰہی کو اپنی طرف متوجہ کیا جاسکتا ہے۔(۵) جو آیت تلاوت کرو۔اس کا حق ادا کرو۔یعنی اگر آیت تسبیح وتکبیر کی ہے۔تو سبحان اللہ۔اللہ اکبر کہو۔اگر آیت دعا یا استغفار کی ہے۔تو اپنے لئے دعا مانگو اور مغفرت طلب کرو۔انعامات الٰہیہ والی آیت پر دست سوال دراز کرے۔اگر آیت میں عذاب الٰہی یا مصیبت کا ذکر ہے تو پناہ مانگے۔سجدہ کی آیت ہو تو پڑھنے اور سننے پر سجدہ کرو۔(۶) قاری تلاوت شروع کرنے سے پہلے اعوذ پھر بسم اللہ پڑھے۔(۷) تلاوت اتنی آواز میں سے کی جائے کہ کم از کم خود سن سکے۔زیادہ بلند آواز سے تلاوت نہ کرے(۸) خوش الحانی سے پڑھے کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا ہم میں سے نہیں۔(۹) دل میں یہ احساس ہو کہ قرآن مجید کوئی معمولی قرآن نہیں یہ رب ذوالجلال کا کلام ہے۔جو اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کے قلب منیر پر نازل فرمایا۔(۱۰) دوزانو بیٹھ کر۔سر ڈھانپ کر قبلہ رو ہوکر۔رحل پر رکھ کر قرآن پڑھنا آداب میں سے ہے۔(۱۱) جب تلاوت ختم کرے تو کہے۔

صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی وبَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِهٖ وَ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْحَیَّ القیوم۔

درود شریف پڑھنے کے آداب

(۱) باوضو۔قبلہ رو، دوزانو بیٹھ کر پڑھے۔سر سے ننگا نہ ہو۔(۲) پاکیزہ جگہ پاکیزہ لباس ہو مؤدب بیٹھے۔(۳) خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ مصطفوی ﷺ کی عظمت شان کا خیال ہر دم رہے۔(۴) حضور نبی کریم ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر درود شریف پڑھے۔دل میں یہ تصور ہو کہ میں روضہ اطہر پر بیٹھا درود شریف پڑھ رہا ہوں۔اور حضور نبی کریم ﷺ بنفس نفیس میرا درود شریف سماعت فرما رہے ہیں۔(۵) آہستہ آہستہ صحت لفظی اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے۔چلتے پھرتے نہ پڑھے۔(۶) اگر تسبیح زیر استعمال ہو تو دور سے نہ پھینکے۔بلکہ احترام سے مقررہ جگہ پر رکھے۔کہ دانوں پر سرور کائنات ﷺ کا نام نامی و اسم گرامی لیا جاتا ہے۔(۷) جو تعداد مقرر کرے۔اس پر مداومت کرے۔جمعۃ المبارک اور پیر کے دن درود شریف کی کثرت کرے۔کہ درود شریف اسم اعظم ہے۔

(استفادہ از ضیاء القرآن وتحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار مصنفہ حافظ عنایت اللہ نقشبندی مجددی

۶۔المصطفیٰ ۴۔رضویہ سٹریٹ گلفشن کالونی لاہور)